ماہنامہ جہدِ حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

HRCP

جلدنمبر 29 ...... شمارہ نمبر 09 ...... ستمبر 2022

(قیمت 10 روپے)

Registered No. CPL-13

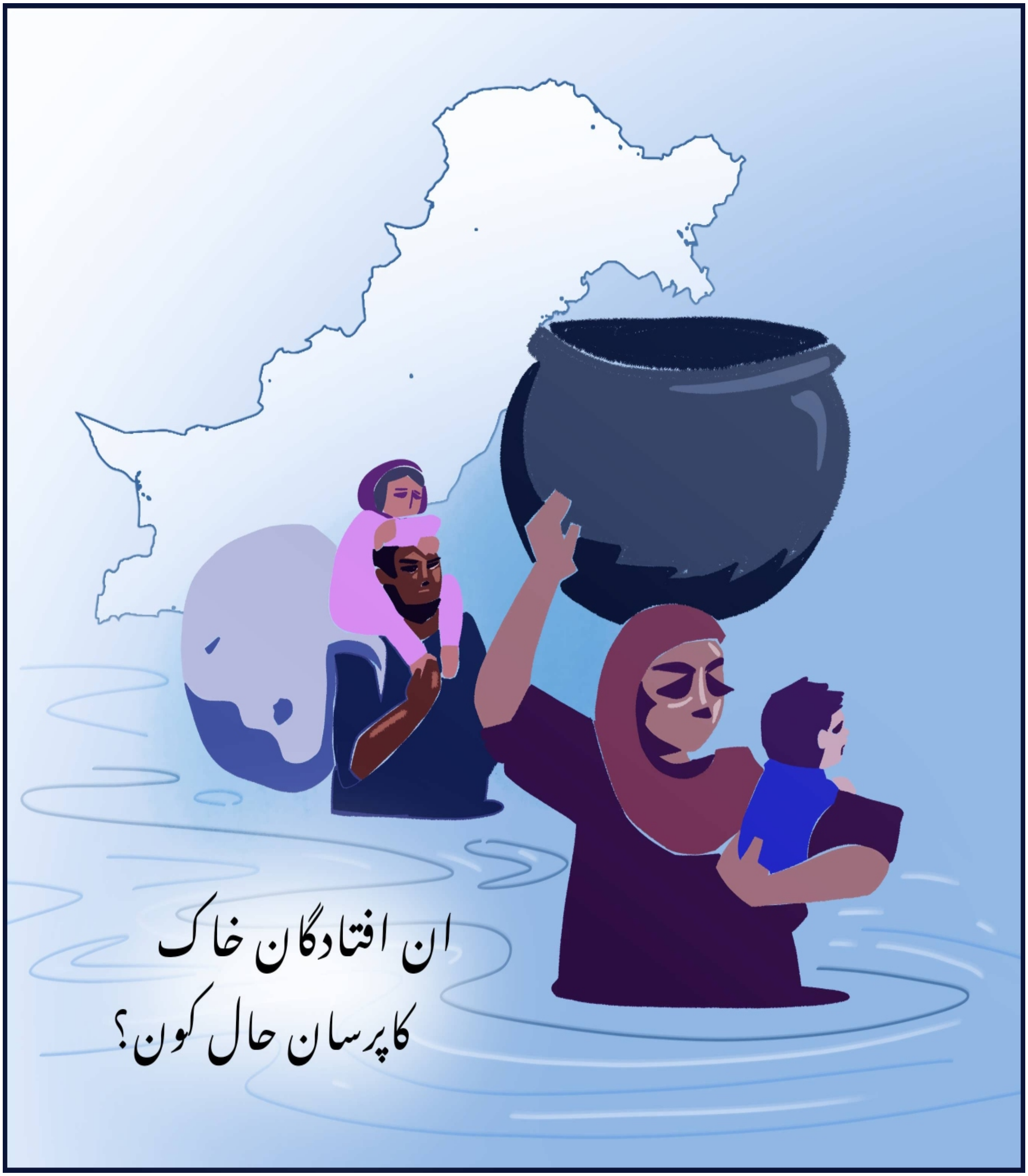

سیلاب زدگان کی مدد کے لیے کوئی کسر باقی نہیں رہنی چاہیے

ملک میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے سیلاب نے ان بے پناہ مشکلات میں اضافہ کیا ہے جن سے پاکستان حالیہ سیاسی انتشار اور سنگین معاشی بحران کی وجہ سے پہلے سے دوچار تھا۔ ملک میں کوئی بھی اِس تکلیف سے بے خبر نہیں ہے جس نے آبادی کے ایک بڑے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ تین کروڑ سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں؛ اپنے گھر بار اور روزی روٹی کھو چکے ہیں؛ ریسکیو اور امداد کی راہ میں آنکھیں بچھائے ہوئے کُھلے آسمان تلے بے یار و مددگار زندگی کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ خواتین اور بچوں سمیت کئی افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔

ایچ آر سی پی کے کارکنان بحران کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام متاثرہ علاقوں میں امدادی کاموں اور سیلاب سے متاثرہ آبادی کی تکالیف کو کم کرنے کے لیے تگ و دو کرنے والی فلاحی تنظیموں کی معاونت میں پیش پیش ہیں۔ میں اُن نوجوان کارکنوں کی اِنتہائی دشوار گزار علاقوں تک پہنچنے کی خبروں سے بہت متاثر ہوئی، جو اپنی پیٹھ پر کھانے پینے کے بھاری تھیلے اور دیگر ضروری اشیاء اُٹھائے ہوئے تھے۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ہمارے بہت سے کارکن خود بھی متاثرین میں شامل ہیں اور اُنہیں مدد کی اشد ضرورت ہے۔

مشکلات بہت زیادہ ہیں اور بقاء کے لیے بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے بے پناہ وسائل چاہییں جو متاثرین کی مدد کے لیے فوری طور پر درکار ہیں۔ کسی قسم کی پناہ گاہ یا خوراک سے محروم، راستے میں پھنسے ہوئے لوگوں کی طرف سے مدد کی اپیلیں دن بہ دن بڑھ رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اِس تباہی کا پیمانہ بے مثال ہے اور یہ کہ معاشی بحران کی وجہ سے ملک کے پاس اِن ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری وسائل نہیں ہیں جن کا حالات اِس وقت تقاضا کر رہے ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ آفت پر قابو پانے کے لیے تیار رہنے میں حکومتوں کی غیر مستعدی اور غفلت کے نتیجے میں حکومتیں مناسب امداد فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ این جی اوز کو ملک سے بے دخل کرنے کی سابق پالیسیوں کے باعث حکومتی اقدامات اِس حمایت سے بھی محروم ہو گئے ہیں جن کی دنیا بھر میں ضرورت ہوتی ہے۔ مجھے ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ حکام مقامی تنظیموں اور رضا کاروں کو سہولت فراہم کرنے کی بجائے اُنہیں متاثرہ علاقوں میں جانے سے روک رہے ہیں۔

محض تباہ حال علاقوں سے پانی نکل جانے سے یہ بحران ختم نہیں ہوگا۔ تباہ حال بنیادی ڈھانچے، متاثرین یا ذریعہ معاش کی بحالی ایک بہت بڑی ذمہ داری اور چیلنج ہے جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو درپیش ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ آنے والا غذائی بحران ہے جس کا پورے ملک کو سامنا ہے چونکہ ہزاروں ایکڑ اراضی اور کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔

میں ملک بھر میں اپنے کارکنوں سے مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ امدادی سرگرمیوں، ریسکیو اور بحالی کے کاموں میں مصروف رہیں اور ایچ آر سی پی کو اپنے متعلقہ علاقوں کی ضروریات سے باخبر رکھیں۔ ایچ آر سی پی مقامی سطح پر انتظامیہ سے نتائج کے حصول کے لیے دباؤ ڈالے گا اور اپنے کارکنوں کی تجویز کردہ پالیسیوں اور اقدامات کی حمایت کرے گا۔ ہم متاثرہ علاقوں میں امدادی کاموں میں مصروف این جی اوز کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں اور انہیں متاثرین کی ضروریات اور اپنے کارکنوں کے مطالبات کے بارے میں بھی مطلع کرتے رہیں گے۔

حنا جیلانی

چیئر پرسن، ایچ آر سی پی

فہرست

پریس ریلیزیں	03
تمام افراد کو جبری گمشدگی سے تحفظ فراہم کرنے کا عالمی میثاق	06
جنوبی پنجاب: محروم، استحصال زدہ	13
امن مارچ	15
فیصل آباد: 12 احمدیوں کی قبروں کی توڑ پھوڑ پر مقدمہ درج	16
سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہونے والے نقصانات کا ازالہ کیا جائے	17
راجن پور سیلاب کی صورتحال	18
سیلاب سے متاثرہ ساڑھے 6 لاکھ حاملہ خواتین کو طبی خدمات کی اشد ضرورت	19
پاکستان میں تباہ کن سیلاب سے 30 لاکھ سے زائد بچے خطرات کا شکار	19
عمرکوٹ میں سیلاب کی صورتحال	20
مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر زور	20

سرورق ڈیزائنر: زہرہ عامر

کمپوزر: جمال احمد، سید رضا شاہ

ریاست جنوبی پنجاب کی دیرینہ محرومیوں کا مداوا کرے

ایچ آر سی پی سیلاب زدہ علاقوں کے متاثرین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ ہم اس بات سے آگاہ ہیں کہ یہ ایسی آفت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ عین اسی وقت، یہ بھی واضح ہے کہ متاثرین کی امداد اور تحفظ میں حکومت اور مقامی انتظامیہ کا کردار مایوس کن ہے۔ یہ امر باعث تشویش ہے کہ ایسے رضا کار اور این جی اوز جو سیلاب زدہ علاقوں میں امداد فراہم کرنے کے خواہاں ہیں، مقامی انتظامیہ ان کی کاوشوں کی حمایت کرنے کی بجائے ان کا راستہ روک رہی ہے۔ موجودہ صورتحال اس محرومی کی عکاس ہے جس کا سرائیکی وسیب کو ایک طویل عرصے سے سامنا ہے۔ ایچ آر سی پی نے اپنی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ میں نظر انداز کیے گئے ان شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو سرائیکی عوام کے سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق کی پامالی کے ذمہ دار ہیں۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے آج ملتان میں اپنی فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ ’جنوبی پنجاب: استحصال، محرومیوں کا گڑھ‘ میں نقصان دہ سماجی روایات کے ہاتھوں خواتین کے استحصال، مقامی ہندوؤں میں مذہب کی جبری تبدیلی کے واقعات، صنعتی و جبری مزدوروں کے کام کار کے برے حالات، اور چولستان میں مقامی لوگوں کی اراضی کی غیر منصفانہ الاٹمنٹ کے الزامات کو اجاگر کیا ہے۔ یہ الزام بھی سامنے آیا کہ مقامی زمینوں کی غیر شفاف الاٹمنٹ سے مستفید ہونے والوں میں فوج بھی شامل ہے۔ زمینوں کی الاٹمنٹ کی اس غیر منصفانہ پالیسی کا خمیازہ مقامی برادریوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں کے دوروں اور سرکاری حکام و سول سوسائٹی کے ساتھ مشاورت کو مدِنظر رکھ کر رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر تمام متعلقہ فریقین سرائیکی شناخت کو تسلیم کرنے اور امن و امان کو بہتر بنانے کے لیے پولیس کے باضابطہ اور موثر نظام تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے سیاسی مکالمے کا آغاز کریں۔ ریاست کو صنف پر مبنی تشدد اور امتیازی سلوک، جیسے کہ مذہب کی جبری تبدیلی اور جبری شادیوں کی روک تھام اور جنوبی پنجاب میں خواجہ سراؤں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے بھی حکمت عملی تشکیل دینی ہوگی۔

مذہبی اقلیتوں کو انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، زمینوں پر قبضے اور توہین رسالت کے قوانین کے ظالمانہ استعمال سے بچایا جائے مزدوروں کی مناسب اجرت اور سماجی تحفظ کے حقوق کو یقینی بنایا جانا چاہیے، ضلعی نگران کمیٹیوں کو فعال کیا جائے تاکہ وہ جبری مشقت کے واقعات پر نظر رکھیں اور انہیں رپورٹ کریں۔ کسانوں کی شکایات کے ازالے کے لیے بھی ضلعی سطح کی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ملک کے بااثر ایوانوں میں چولستان کے لوگوں کی آواز و نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، اس علاقے پر خصوصی توجہ دی جائے، جبکہ علاقے کی زمین صرف مقامی چولستانیوں کو دی جائے اور اس میں کسی قسم کا مذہبی امتیاز نہ برتا۔

انسانی حقوق کے قومی اداروں جیسے کہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق اور قومی کمیشن برائے حقوقِ نسواں کو ان حقوق کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے کے تمام مراحل میں شامل کیا جائے۔ ایچ آر سی پی نے ایک بار پھر مطالبہ کیا ہے کہ قانون سازی کر کے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا قومی کمیشن قائم کیا جائے۔ ریاست کو خطے میں صحت و تعلیم کے نظام اور انتظامی ڈھانچے کو مزید مستحکم کرنا چاہیے، اور اس مقصد کے لیے خاص طور پر چولستان جیسے انتہائی محروم علاقوں کے لیے مناسب مالیاتی وسائل مختص کیے جائیں۔ حالیہ سیلاب سے ہونے والی تباہی نے پائیدار ڈھانچے کی ضرورت

کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے۔

ایچ آر سی پی تمام متعلقہ فریقین پر زور دیتا ہے کہ وہ مل کر کام کریں اور لوگوں کے تحفظات دور کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں۔ جنوبی پنجاب میں درماندہ برادریوں کو نظر انداز کرنے کا سلسلہ جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 27 اگست 2022]

حکومت اور حزبِ اختلاف کو سیلاب کے اثرات، موسمیاتی انصاف پر توجہ دینی چاہیے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے ملک بھر خصوصاً بلوچستان، سندھ اور جنوبی پنجاب میں سیلاب سے ہونے والے جانی و مالی نقصان پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وفاقی وصوبائی حکومتوں اور حزب اختلاف کی بے حسی اُن کی نااہلی سے عیاں ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتی ہوئی اموات کے باوجود بھی وہ انسانی زندگی پر محاذ آرائی کی سیاست، محلاتی سازشوں اور خطرناک بیان بازی کو ترجیح دے رہے ہیں۔

تباہی کی شدّت کا فوری طور پر جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور متاثرہ افراد کو فوری طور پر پینے کے صاف پانی کے ساتھ ساتھ بنیادی خوراک اور طبی سامان تک رسائی فراہم کی جائے۔ ریاست کو اس حوالے سے سب سے زیادہ کمزور گھرانوں اور طبقوں کو ترجیح دینی چاہیے، جن میں خواتین، زیر کفالت بچے، معذوریوں سے متاثر افراد، بیمار اور بوڑھے شامل ہیں۔

حکومت اور منتخب نمائندوں، دونوں کو سیلاب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غذائی قلّت، بیماری، نقل مکانی، اور ذرائع معاش کے نقصانات سے نمٹنے کے لیے فوری طور پر اچھی طرح سے منصوبہ بند عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔ تاہم، اس سال کے موسمی رجحانات ریاست کو یہ اہم پیغام دے رہے ہیں کہ اگر ریاست اپنے عوام کو موسمیاتی انصاف کی فراہمی کا عمل شروع کرنے کی اہلیت رکھتی ہے تو تب ہی پاکستان طویل مدت کے لیے قائم و دائم رہ سکتا ہے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 22 اگست 2022]

شمولیت کا حق انتخابی اصلاحات کی اساس قرار دیا جائے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے فریڈرک نومان فاؤنڈیشن فار فریڈم (ایف این ایف) کے اشتراک سے ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں ایسی بامعنی انتخابی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا گیا جو کمزور اور پسماندہ طبقوں کے مفادات کی حفاظت کے ساتھ ساتھ قابل اعتماد وشفاف انتخابات کو یقینی بنا سکیں۔ ایف این ایف پاکستان چیپٹر کی سربراہ برجٹ لیم نے کہا کہ شہریوں کو ان کے انتخابی حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جانا ضروری ہے، جبکہ ایچ آر سی پی کے سیکرٹری جنرل حارث خلیق کا کہنا تھا کہ 'وفاقیت اور مساوی شہریت جمہوری عمل کے کلیدی حصّے ہیں۔'

پیپلز پارٹی کے سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر نے محسوس کیا کہ انٹیلی جنس ایجنسیوں کے کردار کی وجہ سے انتخابات کی ساکھ ہمیشہ مشکوک رہی ہے، جنہیں 'قانون کے دائرے میں لانا اور سیاسی مداخلت کے لیے جوابدہ ٹھہرانا ہوگا۔' پی ٹی آئی کے سابق سیکریٹری جنرل ارشد داد نے کہا کہ 'انتخابی سیاست میں پیسے اور برادری کے اثر و رسوخ سے بالاتر ہونا ضروری ہے۔' ان کے اس تبصرہ کے جواب میں کہ جمہوری عمل کو زیادہ موثر بنانے کے لیے ووٹرز کو 'تعلیم یافتہ' ہونا چاہیے، این ڈی ایم کے چیئرمین محسن داوڑ نے کہا کہ 'ناخواندہ ووٹرز اکثر پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والوں سے زیادہ سیاسی بصیرت رکھتے ہیں۔'

پولنگ کے طریقہ کار اور ووٹروں کے حق رائے دہی پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، نادرا کے چیئرپرسن طارق ملک نے کہا کہ، اگرچہ نادرا نے 96 فیصد سے زیادہ رجسٹریشن کر لی ہے، مگر ان تمام ووٹرز کا اندراج ہونا بھی ضروری ہے جن کے نام ابھی تک درج نہیں ہو سکے۔ پیپلز پارٹی کے رہنما تاج حیدر نے تجویز دی کہ نتائج کی شفافیت بڑھانے کے لیے ریٹرننگ افسران کو چاہیے کہ وہ فارم 45 کی تصاویر ای سی پی کی ویب سائٹ پر آویزاں کریں۔

این سی ایس ڈبلیو کی سابق چیئرپرسن خاور ممتاز نے کہا کہ خواتین ووٹروں کا ٹرن آؤٹ کم از کم 20 فیصد کیا جائے تاکہ جماعتیں خواتین کی رجسٹریشن بڑھانے پر مجبور ہوں۔ فافن کے رشید چوہدری نے کہا کہ پولنگ سٹیشن ووٹرز کی رہائش گاہ سے ایک کلومیٹر سے زیادہ کے فاصلے پر نہیں ہونے چاہیئں۔ ایچ آر سی پی کی کونسل کے رکن حسین نقی نے کا کہنا تھا کہ درست مردم شماری کے بغیر منصفانہ الیکشن کا انعقاد ناممکن ہے۔

پسے ہوئے طبقوں کے لیے کوٹہ کے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے، پی سی ایس ڈبلیو کی سابق چیئرپرسن فوزیہ وقار نے کہا کہ 'پسماندہ طبقوں کو مرکزی دھارے کی سیاست میں شامل کے لیے ٹھوس مثبت اقدامات کیے جائیں۔' فاؤنڈیشن برائے امن و ترقی سے وابستہ رومانہ بشیر نے اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا کہ جماعتوں کی کور کمیٹیوں میں مذہبی اقلیتوں کو مؤثر نمائندگی دی جائے۔ انفارمیشن کمشنر زاہد عبداللہ نے افراد باہم معذوری کی انتخابی شمولیت کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے 'نامیاتی تحریک' کی ضرورت پر زور دیا۔

'جعلی خبروں' کے تناظر میں انتخابی عمل پر بات کرتے ہوئے سینئر صحافی سہیل وڑائچ نے اس بات پر زور دیا کہ رپورٹنگ کو تعصب سے پاک رہنا چاہیے، جبکہ پی ایف یو جے کے سابق صدر شہزادہ ذوالفقار نے کہا کہ بریکنگ نیوز کی دوڑ میں ایڈیٹر کا کردار بہت کم ہو گیا ہے۔ ڈیجیٹل حقوق کے کارکن اسامہ خلجی نے کہا کہ غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ ڈیجیٹل خواندگی، میڈیا ہاؤسز میں حقائق کی جانچ کے کلچر، اور سیاسی جماعتوں کے لیے سوشل میڈیا کے اصول وضوابط کی اشد ضرورت ہے۔

ایچ آر سی پی کی چیئرپرسن حنا جیلانی نے کانفرنس کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ کیا؛ سیاسی عمل کے ہر ایک مرحلے میں شمولیت کے حق کو انتخابی اصلاحات کی اساس قرار دیا جائے۔ تاہم، شمولیت بذات خود کوئی مقصد نہیں بلکہ خودمختاری کے حصول کا ذریعہ ہے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 31 اگست 2022]

موجودہ بحران میں سول سوسائٹی کا وجود ناگزیر ہے

ایک ایسے وقت میں کہ جب پاکستان سیاسی، اقتصادی اور موسمیاتی بحرانوں میں گھرا ہوا ہے، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی جانب سے منعقدہ ایک عوامی اجلاس سول سوسائٹی کے تحفظات اور مطالبات کا مسودہ سامنے لایا ہے۔

اس وقت سب سے بڑی تشویش حالیہ سیلاب کی وجہ سے ہونے والی تباہی ہے جو نہ صرف موسمیاتی بحران، بلکہ پاکستانی ریاست کی پائیدار، غریب نواز، اور عوام دوست ترقی کو یقینی بنانے میں ناکامی کا بھی نتیجہ ہے۔ مزید برآں، مسلسل سیاسی محاذ آرائی جمہوری اقدار کو کمزور کر رہی ہے، جس کا خمیازہ عام شہریوں کو معاشی مشکلات کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے، جبکہ اشرافیہ کی کئی دہائیوں کی گرفت، سلامتی کے خبط اور ناقص معاشی منصوبہ بندی نے دہاڑی دار مزدوروں اور مقررہ آمدنی والے محنت کشوں کے لیے جینا دوبھر کر دیا ہے۔

سول سوسائٹی مطالبہ کرتی ہے کہ سیلاب سے متاثرہ تمام افراد کو ریسکیو اور ریلیف فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی اور معاش کی بحالی کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتیں مشترکہ طور پر ایک نیشنل ایکشن پلان بنائیں اور اس پر عمل درآمد کریں۔ اس سلسلے میں مقامی حکومتوں کا کردار کلیدی ہے: انہیں مضبوط کیا جانا چاہیے اور تکنیکی اور مالی وسائل اور خود مختاری دی جانی چاہیے جو امدادی کاموں، موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے والی تعمیرات اور آفات سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ریاست کو سول سوسائٹی سے متعلق اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے: بین الاقوامی این جی اوز کی بے دخلی نے موجودہ بحران کو اور زیادہ سنگین کر دیا ہے۔

پاکستان کا موسمیاتی بحران ایک سیاسی بحران بھی ہے۔ سول سوسائٹی سمجھتی ہے کہ اگر ریاست موسمیاتی ایمرجنسی سے نمٹنے کے لیے متحدہ محاذ بنانے کی توقع رکھتی ہے تو اسے تمام صوبوں کو منصفانہ توجہ دینی ہوگی اور تمام لسانی گروہوں کی جائز شکایات کا ازالہ کرنا ہوگا، خاص طور پر ان کی شکایات کا جو بلوچستان، سندھ، سابق فاٹا اور سرائیکی وسیب میں آباد ہیں۔ یہ بھی اتنا ہی اہم ہے کہ خواتین کو تمام اداروں اور حکومتی سطحوں پر یکساں نمائندگی دی جائے۔ قومی انتخابات کا انعقاد آزادانہ و منصفانہ انداز میں ہونا چاہیے تاکہ ایسی نمائندہ حکومت کے قیام کو یقینی بنایا جا سکے جو سیاسی لحاظ سے محنت کش طبقوں اور پسماندہ گروہوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے پرعزم ہو۔

سینئر صحافی امتیاز عالم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سول سوسائٹی کو تمام بنیادی حقوق کے تحفظ پر مشتمل چارٹر آف ڈیمانڈز تیار کرنا ہوگا۔ انسانی حقوق کی دفاع کار تنویر جہاں نے کہا کہ آفات سے نمٹنے کی تیاری کی حکمت عملیوں میں موبائل میڈیکل یونٹس اور ایسے خاندانوں کا سراغ لگانے کے نظام شامل ہونے چاہئیں جو آفات سے تقسیم ہو گئے تھے۔

ماہر سیاسی معیشت ڈاکٹر فہد علی نے کہا کہ آئی ایم ایف کے معاہدے پر دوبارہ بات چیت ہونی چاہیے کیونکہ پاکستان کو اب بحالی نو اور تعمیر نو کے لیے مالیاتی استحکام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دفاعی اخراجات جو 'کمرے میں پڑے ہاتھی' کے مترادف ہیں، پر کھل کر بحث ہونی چاہیے۔ سینئر ایڈووکیٹ عابد ساقی نے کہا کہ حالیہ بحرانوں کو حل کرنے کے لیے ایسی بامعنی سیاسی تحریک کی ضرورت ہے جس میں مزدور، خواتین اور طلبہ شامل ہوں۔

ایچ آر سی پی کی چیئرپرسن حنا جیلانی نے کہا کہ سول سوسائٹی کے لیے مقبول ہوتے سیاسی بیانیے کے خلاف متحد ہو کر کام کرنا بہت اہم ہے جو اصول پر مبنی نظم پر یقین نہیں رکھتا اور جذباتی لفاظی اور عوامیت پسندی کو اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایچ آر سی پی سول سوسائٹی کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لیے اپنی اجتماع سازی کی طاقت کا استعمال کرے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ سول سوسائٹی کو نہ صرف یہ باور کرانا ہے کہ وہ ایک اہم طاقت ہے بلکہ اس کے لیے موجودہ بحران میں اپنے وجود کو ناگزیر ثابت کرنا بھی ضروری ہے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 02 ستمبر 2022]

جہد حق پڑھنے والے توجہ کریں

- آپ نے اس شمارہ کا مطالعہ کیا۔ جو خامیاں / کمزوریاں آپ کو نظر آئی ہوں۔ ان کی نشاندہی خط کے ذریعے سے کیجئے۔
- آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ / اطلاع ہمیں اس رسالہ میں چھپنے والا رپورٹ فارم پُر کر کے بذریعہ ڈاک روانہ کر سکتے ہیں۔ حقائق اچھی طرح سے تصدیق کر کے لکھیں۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

''ایوان جمہور'' 107 - ٹیپو بلاک،

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

HRCP کارکن متوجہ ہوں

''جہد حق'' کے لیے رپورٹ فارم کے مطابق کوائف پر مبنی رپورٹیں، خبریں، تصاویر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق دیگر مواد مہینے کے تیسرے ہفتے تک پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکزی دفتر میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ یہ اگلے شمارے میں شائع کیا جا سکے۔

جہد حق کا تازہ شمارہ اور پچھلے شمارے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ پتہ:

www.hrcp-web.org

تمام افراد کو جبری گمشدگی سے تحفظ فراہم کرنے کا عالمی میثاق

افتتاحیہ

اس میثاق میں شریک ممالک نے ،اقوام متحدہ کے منشور کے تحت ریاستوں پر دنیا بھر میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کے فروغ اور ان کے تحفظ کا جو فریضہ عائد ہوتا ہے اُس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ،انسانی حقوق کے عالمی منشور کا احترام کرتے ہوئے ،''معاشی ،معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے عالمی میثاق شہری و سیاسی حقوق کے عالمی میثاق اور انسانی حقوق، انسانیت دوست قانون اور عالمی فوجداری قانون کی دیگر دستاویزات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ،تمام افراد کو جبری گمشدگی سے تحفظ فراہم کرنے کے اعلامیے کو بھی ذہن میں رکھتے ہوئے جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 18 دسمبر 1992 کو اپنی قرارداد نمبر 47/133 میں منظور کیا تھا، جبری گمشدگی جو کہ ایک جُرم ہے اور بعض حالات میں بین الاقوامی قانون کے تحت انسانیت کے خلاف جُرم قرار دیا گیا ہے، اُس کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے ، جبری گمشدگیوں کی روک تھام اور جبری گمشدگیوں کے جُرم کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے فقدان کے خاتمے کے لیے پُرعزم تھے، کسی بھی فرد کو جبری گمشدگی کا نشانہ نہ بنائے جانے کے حق، متاثرین کے انصاف اور معاوضے کے حصُول کے حق کا خیال رکھتے ہوئے، جبری گمشدگی کے اصل حقائق اور جبری گمشدہ فرد کی حالتِ زار سے باخبر ہونے کے ہر متاثرہ فرد کے حق اور اس حوالے سے معلومات کے حصُول و ترسیل کے حق کی توثیق کرتے ہوئے، درج ذیل شقوں پر اتفاق کا اظہار کیا ہے:

حصہ اوّل

شِق نمبر 1

1۔ کسی فرد کو جبری گمشدگی کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

2۔ حالتِ جنگ، جنگ کے خطرے، اندرونی سیاسی عدم استحکام یا ملکی ہنگامی صورتحال سمیت کسی بھی قسم کے غیر معمولی حالات کو جبری گمشدگی کا جواز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

شِق نمبر 2

اس میثاق کے مقاصد کے لیے، 'جبری گمشدگی' سے مراد ریاستی اہلکاروں یا ریاست کی اجازت ،معاونت یا رضامندی سے افراد یا افراد کے گروہوں کی جانب سے کسی فرد کی گرفتاری، حراست، اغواء یا آزادی سے محرومی کی کوئی بھی شکل ہے جس کے بعد اس شخص کی آزادی سے محرومی کے وقوعے سے انکار کیا جائے یا گمشدہ فرد کے حالتِ زار یا اتہ پتہ کو چھپایا جائے جس سے وہ فرد قانونی تحفظ کے دائرہ کار سے محروم ہو جائے۔

شِق نمبر 3

ہر فریق ریاست شِق نمبر 2 میں درج کاروائیوں کی تحقیقات کرنے اور ذمہ داران کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے مناسب اقدامات کرے گی جو بعض افراد یا افراد کے گروہوں نے ریاست کی اجازت، معاونت یا رضامندی کے بغیر سرزد کی ہوں گی۔

شِق نمبر 4

ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرے گی کہ جبری گمشدگی کو اس کے فوجداری قانون میں جرم قرار دیا جائے۔

شِق نمبر 5

قابلِ نفاذ بین الاقوامی قانون کی رو سے وسیع پیمانے یا باضابطہ طور پر پیش آنیوالے والے جبری گمشدگی کے واقعات کو انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا گیا ہے ان پر اس قابلِ نفاذ بین الاقوامی قانون میں فراہم کردہ چارہ جوئی کا اطلاق ہوگا۔

شِق نمبر 6

ہر فریق ریاست ایسے فرد پر کم از کم مجرمانہ ذمہ داری عائد کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گی:

(الف) جو فرد جبری گمشدگی کا ارتکاب کرتا ہے، حکم دیتا ہے، یا ترغیب دیتا ہے یا ارتکاب کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبری گمشدگی کے ارتکاب میں ساز باز کرتا یا اس میں شریک ہوتا ہے؛

(ب) ایک اعلیٰ درجے کا اہلکار جو:

ایسی کسی بھی قسم کی معلومات سے باخبر تھا یا اُس نے دیدہ دانستہ نظر انداز کیا تھا جن سے یہ واضح ہوتا ہو کہ اُس کے ماتحت اہلکار جبری گمشدگی کے جرم کا ارتکاب کر رہے تھے یا کرنیوالے تھے؛

ii۔ جبری گمشدگی سے متعلقہ کاروائیوں کے حوالے اس پر مؤثر ذمہ داری عائد تھی اور ان کاروائیوں پر اس کا مؤثر کنٹرول تھا؛ اور

iii۔ جبری گمشدگی کو سرزد ہونے سے روکنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار میں شامل تمام ضروری اور معقول اقدامات کرنے یا اس معاملے کو تحقیقات اور مقدمہ سازی کے لیے مجاز حکام تک پہنچانے میں ناکام رہا رہی ہو؛

ع // میٹنگ

اس نے میٹنگ بلائی اور کہا
لوگ، دن رات کنٹرول میں ہیں
ٹیپ منہ پر لگائی اور کہا
سب بیانات کنٹرول میں ہیں
اس نے گولی چلائی اور کہا
سر جی، حالات کنٹرول میں ہیں
سب زمیں پر خدا کے نائب تھے
سب زمیں پر خدا کے نائب ہیں
وہ جو اپنی رضا سے مارے گئے۔۔
وہ جو اپنی خوشی سے غائب ہیں

(ادریس بابر)

(ج) اوپر مذکور ذیلی پیراگراف ب ذمہ داری کے اُن اعلیٰ اصولوں سے متعلق ہے جن کا اطلاق متعلقہ بین الاقوامی قانون کے تحت فوج کے کمانڈر یا فوج کے کمانڈر کی حیثیت سے کام کرنیوالے فرد پر ہوتا ہے۔

2۔ جبری گمشدگی کے جرم کو جواز بخشنے کے لیے سویلین، ملٹری یا کسی بھی دوسری قسم کی پبلک اتھارٹی کے آرڈر یا ہدایت کا سہارا نہیں لیا جاسکتا۔

شِق نمبر 7

1۔ ہر فریق ریاست جبری گمشدگی کے جرم کو مناسب سزاؤں کے ذریعے قابلِ سزا قرار دے گی اور اس حوالے سے اِس جُرم کی انتہائی سنگینی کو مدِ نظر رکھا جائے گا۔

2۔ ہر فریق ریاست متعین کرے گی:

(الف) سزا میں تخفیف کا باعث بننے والے حالات، خاص طور پر، جبری گمشدگی کے ارتکاب میں موردِ الزام ٹھہرائے گئے اُن افراد کے لیے جنہوں نے جبری گمشدہ فرد کی بحفاظت بازیابی میں مؤثر کردار ادا کیا ہو یا جنہوں نے جبری گمشدگی کے واقعات کو اُجاگر کرنا ممکن بنایا ہو یا جبری گمشدگی کا ارتکاب کرنے والوں کی نشاندہی کی ہو؛

(ب) ضابطہ فوجداری کو متاثر کیے بغیر؛ سزا میں اضافے کا باعث بننے والے حالات، خاص طور پر کسی گمشدہ فرد کی ہلاکت کی صورت میں یا کسی حاملہ عورت، کمسن بچے، معذور افراد یا دیگر خاص طور پر غیر محفوظ افراد کی جبری

گمشدگی کے واقعے کی صورت میں۔

شق نمبر 8

شق نمبر 5 کو متاثر کیے بغیر،

1۔ جو فریق ریاست جبری گمشدگی کے حوالے سے حد بندیوں کا قانون نافذ کرے گی وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی کہ فوجداری ضوابط کے لیے حد بندی کی میعاد:

(الف) لمبے عرصہ کے لیے ہو اور اس جرم کی انتہائی سنگینی سے مطابقت رکھتی ہو؛

(ب) اس کا آغاز جبری گمشدگی کے جرم کے خاتمے کے وقت سے ہو اور جرم کی جاری نوعیت کو مدنظر رکھا جائے۔

2۔ ہر فریق ریاست حد بندی کی میعاد کے دوران جبری گمشدگی کے متاثرین کو مؤثر معاوضے کے حق کو یقینی بنائے گی۔

شق نمبر 9

1۔ ہر فریق ریاست جبری گمشدگی کے جرم پر اپنے دائرہ اختیار کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی:

(الف) اگر جرم کا ارتکاب اس کے دائرہ اختیار میں شامل اس کے اپنے علاقے میں یا اس ریاست میں رجسٹرڈ سمندری جہاز یا ہوائی جہاز میں ہوا ہے؛

(ب) اگر مبینہ مجرم اس ریاست کا شہری ہے؛

(ج) اگر گمشدہ فرد اس ریاست کا شہری ہے اور فریق ریاست کاروائی کرنا مناسب سمجھتی ہے۔

2۔ اسی طرح ہر فریق ریاست جبری گمشدگی کے جرم پر اپنے دائرہ اختیار کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی اگر مبینہ مجرم اس کے اپنے دائرہ اختیار میں شامل علاقے میں موجود ہے ماسوائے اس کے کہ ریاست نے اپنے کسی بین الاقوامی معاہدے کی روشنی میں اُس مجرم کو کسی دوسرے ملک یا تسلیم شدہ بین الاقوامی کریمینل ٹربیونل کے حوالے کر دیا ہو۔

3۔ یہ میثاق ملکی قانون کی مطابقت میں کسی اضافی فوجداری اختیار کے استعمال کی ممانعت نہیں کرتا۔

شق نمبر 10

1۔ فریق ریاست جس کے علاقہ میں جبری گمشدگی کا مشتبہ ملزم پایا جائے، دستیاب شدہ معلومات کا جائزہ لینے کے بعد ان معلومات کی صحت سے مطمئن ہو تو وہ اس فرد کو اپنی تحویل میں لے گی یا اُس کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری قانونی اقدامات کرے گی۔ ملزم کی تحویل یا دیگر قانونی اقدامات اُس فریق ریاست کے قانون کی مطابقت میں ہوں گے مگر ان کا دورانیہ اتنا ہی ہو گا جتنا کہ اُس کے خلاف فوجداری کاروائی شروع کرنے، یا اس کی سپردگی یا حوالگی کے لیے ضروری ہو گا۔

2۔ جو فریق ریاست اِس شق کے پیراگراف نمبر 1 میں مزکور اقدامات کرتی ہے، وہ حقائق کی چھان بین کے لیے فوری طور پر انکوائری یا تحقیقات کرے گی۔ فریق ریاست اِس شق کے پیراگراف نمبر 1 میں مزکور ریاستوں کو بھی مطلع کرے گی۔ وہ انہیں فرد کی حراست، حراست کا سبب بننے والے حالات اور اپنی ابتدائی انکوائری یا تحقیقات کے نتائج سے بھی آگاہ کرے گی نیز انہیں اپنا دائرہ اختیار استعمال کرنے کے ارادے سے بھی مطلع کرے گی۔

3۔ پیراگراف نمبر 1 کے تحت تحویل میں لیا گیا فرد اپنی ریاست کے قریب ترین موزوں نمائندے سے یا اگر اُس فرد کا کوئی وطن نہیں تو جس ریاست میں عموماً رہائش پذیر ہے، اُس ریاست کے نمائندے سے رابطہ کرسکتا/سکتی ہے۔

شق نمبر 11

1۔ فریق ریاست جس کے دائرہ اختیار میں شامل علاقہ میں جبری گمشدگی کا مشتبہ ملزم پایا جائے اور وہ ریاست اپنے بین الاقوامی معاہدات کی مطابقت میں ملزم کو کسی دوسری ریاست کے سپرد نہیں کرتی یا کسی تسلیم شدہ بین الاقوامی کریمینل ٹربیونل کے حوالے نہیں کرتی تو وہ مقدمہ سازی کے مقصد کے لیے مقدمہ کو مجاز حکام کے حوالے کرے گی۔

2۔ یہ حکام اُس فریق ریاست کے قانون کے تحت سنگین نوعیت کے عام جرم کے مقدمے کی طرح ہی اپنا فیصلہ کریں گے۔ شق نمبر 9، پیراگراف نمبر 2 میں مذکور واقعات میں مقدمہ سازی اور سزایابی کے لیے شہادت کے اصول شق نمبر 9 پیراگراف 1 میں مذکور واقعات میں مطلوبہ اصولوں سے کم معیاری نہیں ہوں گے۔

3۔ جس فرد کے خلاف جبری گمشدگی کے جرم میں قانونی کاروائی کی جائے گی اُسے کاروائی کے تمام مراحل میں شفاف سلوک کی ضمانت دی جائے گی۔ جس فرد کے خلاف بھی جبری گمشدگی کے جرم میں قانونی کاروائی کی جائے گی، اُسے ایک مجاز، خودمختار اور غیر جانبدار قانونی عدالت یا ٹربیونل کے سامنے شفاف ٹرائل کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

شق نمبر 12

1۔ ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ جو فرد شکایت کرے کہ کسی آدمی کو جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا ہے، اُسے مجاز حکام تک حقائق پہنچانے کا حق حاصل ہو۔ حکام اس الزام کا فوری طور پر غیر جانبدارانہ جائزہ لیں گے اور جہاں ضروری ہو مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کریں گے۔ جہاں ضرورت پڑے اس امر کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں گے کہ شکایت دہندہ، گواہان، جبری گمشدہ فرد کے رشتہ دار، ان کا وکیل صفائی نیز تحقیقات میں شریک افراد شکایت یا دی گئی گواہی کے نتیجے میں بُرے سلوک یا دھونس ودھمکی سے محفوظ رہیں۔

2۔ اگر اس امر کے ٹھوس شواہد موجود ہوں کہ کسی فرد کو جبری گمشدہ کیا گیا ہے تو اِس شق کے پیراگراف 1 میں مذکور حکام تحقیقات کریں گے چاہے اس حوالے سے باضابطہ شکایت کا اندراج نہ ہوا ہو۔

3۔ ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اس شق کے پیراگراف نمبر 1 میں مذکور حکام:

(الف) کے پاس مؤثر طریقے سے تحقیقات کرنے کے لیے ضروری اختیارات اور وسائل ہوں۔ ان کی تحقیقات سے متعلقہ دستاویزات اور معلومات تک رسائی بھی ہو؛

(ب) کے پاس جہاں ضروری ہو عدالت کی پیشگی اجازت کے ساتھ جو کہ اس معاملے کو فوری طور پر نمٹائے گی، جائے حراست یا کسی بھی دوسرے مقام جہاں گمشدہ فرد کی موجودگی کے ٹھوس شواہد ہوں تک رسائی ہو۔

4۔ ہر فریق ریاست تحقیقات کے عمل کی راہ میں رکاوٹ بننے والے عوامل کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات کرے گی۔ وہ اس چیز کو خاص طور پر یقینی بنائے گی کہ جبری گمشدگی کا ارتکاب کرنے والے مشتبہ افراد شکایت دہندہ، گواہان، گمشدہ فرد کے رشتہ داروں یا ان کے وکیلِ صفائی یا تحقیقات میں شریک افراد پر دباؤ ڈال کر یا ڈرا دھمکا کر یا انتقامی کاروائیوں سے تحقیقات کے عمل پر متاثر نہ ہو سکیں۔

شق نمبر 13

1۔ فریق ریاستوں کے مابین ملزمان کی حوالگی کے مقاصد کے لیے، جبری گمشدگی کو ایک سیاسی جرم یا سیاسی جرم سے منسلک جرم یا سیاسی مفادات سے متاثر ہو کر سرزد کیا جانیوالا جرم تصور نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح، اس جرم کی بنیاد پر ملزم کی حوالگی کی درخواست کو محض ان وجوہات کے باعث رد نہیں کیا جا سکتا۔

2۔ اس میثاق کے نفاذ سے قبل فریق ریاستوں کے مابین ملزمان کی حوالگی کا معاہدہ موجود ہے تو جبری گمشدگی کے جرم کو اُس معاہدے میں شامل قابلِ حوالگی جرم شمار کیا جائے گا۔

3۔ فریق ریاستیں عہد کرتی ہیں کہ اس میثاق کے نفاذ کے بعد

اگران کے مابین ملزمان کی حوالگی کا معاہدہ طے پاتا ہے تو وہ جبری گمشدگی کے جرم کو قابلِ حوالگی جرم کے طور پر اُس معاہدے کا حصہ قرار دیں گی۔

4۔ ایک فریق ریاست جو ملزم کی حوالگی کو معاہدے کی موجودگی کے ساتھ مشروط کرتی ہے، اُسے کسی دوسری فریق ریاست سے ملزم کی حوالگی کی درخواست موصول ہوتی ہے جس کے ساتھ اس کا ملزمان کی حوالگی کا کوئی معاہدہ نہیں ہے، تو وہ جبری گمشدگی کے جرم کے حوالے سے ملزمان کی حوالگی کے لیے اِس میثاق کو ضروری قانونی بنیاد تصور کرسکتی ہے۔

5۔ فریق ریاستیں جو ملزمان کی حوالگی کو معاہدے کی موجودگی کے ساتھ مشروط نہیں کرتیں، جبری گمشدگی کے جرم کو اپنے مابین قابلِ حوالگی جرم تسلیم کریں گی۔

6۔ تمام واقعات میں ملزم کی حوالگی اُس فریق ریاست کے قانون میں درج شرائط کے تابع ہوگی جس سے درخواست کی گئی تھی یا ملزمان کی حوالگی کے معاہدات کی روشنی میں ہوگی۔ خاص طور پر ملزم کی حوالگی کے لیے کم سے کم سزا کی شرط سے متعلق شرائط اور ایسی وجوہات جن کی بناء پر درخواست شدہ فریق ریاست ملزم کی حوالگی سے انکار کرسکتی ہے یا اسے بعض شرائط کے تابع رکھ سکتی ہے۔

7۔ اس میثاق میں شامل کسی بھی شق کی اس طرح تشریح نہیں کی جائے گی جس سے درخواست شدہ ریاست ملزمان کی حوالگی کی پابند ہوجائے اگر اُس ریاست کے پاس یہ یقین کرنے کے ٹھوس شواہد موجود ہوں کہ درخواست کا مقصد کسی فرد کو اس کی جنس، مذہب، قومیت، لسانی شناخت، سیاسی آراء یا کسی سماجی گروہ کی رکنیت کے مقدمہ سازی یا سزا کا نشانہ بنانا ہے، یا اس درخواست کی منظوری سے مذکورہ وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کے سبب اُس فرد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

شق نمبر 14

1۔ فریق ریاستیں جبری گمشدگی کے جرم کے حوالے فوجداری کارروائی کے ضمن میں ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ قانونی معاونت کریں گی اور ان کارروائیوں کے لیے ہر قسم کی ضروری شہادت بھی فراہم کریں گی۔

2۔ یہ باہمی قانونی مشاورت درخواست شدہ فریق ریاست کے ملکی قانون میں یا باہمی قانونی معاونت پر قابلِ نفاذ معاہدات میں فراہم کردہ شرائط کے تابع ہوگی، خاص طور پر ایسی وجوہات سے متعلق شرائط جن کی بناء پر درخواست شدہ فریق ریاست باہمی قانونی معاونت کی فراہمی سے انکار کرسکتی ہے یا اِسے بعض شرائط کے تابع رکھ سکتی ہے۔

شق نمبر 15

فریق ریاستیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گی اور جبری گمشدگی کے متاثرین کی مدد کرنے، اور گمشدہ افراد کو تلاش کرنے، ان کا سراغ لگانے اور بازیاب کروانے اور ان کی ہلاکت کی صورت میں ان کی قبر کشائی اور نشاندہی اور ان کی لاش کی واپسی کے معاملات میں زیادہ سے زیادہ باہمی معاونت کریں گی۔

شق نمبر 16

1۔ کوئی فریق ریاست کسی فرد کو ملک بدر، واپس یا کسی دوسرے ملک کے سپرد نہیں کرے گی اگر اس امر کے ٹھوس شواہد موجود ہوں کہ وہاں اُس فرد کو جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

2۔ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا ایسے شواہد موجود ہیں کہ نہیں، مجاز حکام تمام متعلقہ امور پر غور کریں گے، اور جہاں ضروری ہو متعلقہ ریاست میں انسانی حقوق کی سنگین، کھلے عام یا وسیع پیمانے پر ہونیوالی خلاف ورزیوں یا انسانیت دوست قانون کی سنگین پامالیوں کو بھی مدِنظر رکھا جائے گا۔

شق نمبر 17

1۔ کسی فرد کو بھی خفیہ حراست میں نہیں رکھا جائے گا۔

2۔ فرد کو دیگر آزادی سے محروم کیے جانے کے حوالے سے فریق ریاست پر عائد دیگر فرائض کو متاثر کیے بغیر ہر فریق ریاست اپنے قوانین میں درج ذیل شقیں شامل کرنے کی پابند ہے:

(الف) حراست میں لینے کے احکامات جاری کرنے کے لیے شرائط وضوابط کا تعین؛

(ب) حراست میں لینے کے احکامات جاری کرنے کے لیے مجاز حکام کی نشاندہی؛

(ج) حراست میں لیے گئے فرد کو ایسے افراد کے لیے سرکار کے زیرِ انتظام مختص کردہ قید خانوں میں رکھے جانے کی ضمانت؛

(د) حراست میں لیے گئے فرد کو قانون کے مطابق اپنے خاندان، وکیل اور دیگر احباب سے ملاقات کرنے، خط وکتابت رکھنے کی سہولت فراہم کرنے کی ضمانت، غیر ملکی ہونے کی صورت میں بین الاقوامی قانون کے مطابق اپنے ملک کے سفارتی حکام سے رابطے کی سہولت فراہم کرنے کی ضمانت؛

(ہ) حراست میں لیے گئے افراد کے لیے مختص قید خانوں تک مجاز حکام اور اداروں کو ضرورت پڑنے پر عدالتی اجازت کے ساتھ یا اس کے بغیر مکمل رسائی کی ضمانت؛

(و) عدالت میں بلاتاخیر غیر قانونی حراست ثابت کرنے اور رہائی کا فیصلہ کرانے کے لیے آزادی سے محروم کیے گئے یا جبری طور پر لاپتہ کیے گئے فرد کے قانونی چارہ جوئی کا حق استعمال کرنے سے قاصر ہونے کے باعث قانونی طور پر متعلق فرد یا ادارہ مثلاً آزادی سے محروم کیے گئے فرد کے عزیز واقارب، نمائندگان یا وکلاء کے ہر قسم کی صورت حال میں عدالت میں مقدمے کی پیروی کرنے کے مجاز ہونے کی ضمانت۔

3۔ فریق ریاست حراست میں لیے گئے افراد کے تازہ ترین کوائف پر مبنی ایک یا ایک سے زائد رجسٹر بنانے اور محفوظ رکھنے کی پابند ہے۔ فریق ریاست یہ رجسٹر عدالت یا ریاستی قوانین کے تحت کسی بھی اور مجاز ادارے یا کسی بھی بین الاقوامی مختار ادارے فریق ریاست جس کی رکن ہو کے طلب کرنے پر فوری مہیا کرنے کی پابند ہے۔ اس رجسٹر میں درج ذیل معلومات کا اندراج لازمی ہے؛

(الف) حراست میں لیے گئے فرد کی شناخت

(ب) حراست میں لیے گئے فرد کو حراست میں لینے کا وقت، تاریخ اور مقام اور حراست میں لینے والے ادارے کی شناخت؛

(ج) حراست میں لینے کے احکامات جاری کرنے والے ادارے/فرد کی تفصیلات اور حراست میں لینے کی وجوہ؛

(د) حراست میں لیے گئے افراد کی نگرانی کے ذمہ دار ادارے کی تفصیلات؛

(ہ) حراستی مرکز کا مقام، حراست میں لیے گئے افراد کے مرکز میں داخلے کا وقت اور تاریخ اور حراستی مرکز کے نگران اہلکاروں کی تفصیلات؛

(و) حراست میں لیے گئے فرد کی صحت سے متعلق معلومات؛

(ز) حراست کے دوران موت واقع ہونے کی صورت میں موت کی وجہ اور موت کے ذمہ دار حالات اور میت کی حوالگی/ترسیل کی تفصیلات؛

(ح) حراستی مرکز سے کہیں اور منتقل کیے جانے کی صورت میں منتقلی کی تاریخ، وقت، نئی جگہ کی تفصیلات اور منتقلی کے ذمہ دار ادارے کی تفصیلات۔

شق نمبر 18

1۔ شق نمبر 19 اور شق نمبر 20 کے مطابق ہر فریق ریاست قانونی طور پر متعلق ہونے کے ناطے مثلاً زیرِ حراست افراد کے رشتے دار، وکلاء یا نمائندگان درج ذیل معلومات تک رسائی کی ضمانت دینے کی پابند ہے:

(الف) حراست میں لینے کے احکامات دینے والے حکام کی معلومات؛

(ب) حراست میں لیے جانے کی تاریخ، وقت اور مقام اور حراستی مرکز کی تفصیلات

(ج) حراستی مرکز کے نگران ادارے کی تفصیلات

(د) حراست میں لیے گئے فرد کی حراست گاہ کی معلومات جن میں کسی اور مرکز میں منتقلی کی صورت میں نئے مرکز کا محل وقوع اور نگران ادارے کی معلومات بھی شامل ہیں؛

(و) رہائی کا وقت، تاریخ اور مقام؛

(ہ) حراست میں لیے گئے فرد کی صحت سے متعلق معلومات؛

(ز) حراست کے دوران موت واقع ہونے پر موت کی وجہ اور موت کا باعث بننے والے حالات اور میت کی حوالگی کی تفصیلات۔

2۔ اس شق کے پیراگراف نمبر 1 میں مذکور افراد اور زیرحراست فرد سے متعلق معلومات تک رسائی کی درخواست کرنے والے تفتیش میں شامل افراد کو بدسلوکی، ڈرانے دھمکانے یا کسی قسم کی پابندیاں عائد کیے جانے سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے مناسب اقدامات فریق ریاست کے لیے لازمی ہیں۔

شق نمبر19

1۔ لاپتہ فرد کی تلاش کی غرض سے جمع کی گئی ذاتی معلومات بشمول طبی و جنیاتی معلومات گمشدہ فرد کی تلاش کے سوا کسی مقصد کے لیے استعمال یا مہیا نہیں کی جاسکیں گی۔ تاہم ان معلومات کا جبری طور پر لاپتہ کیے جانے کا جرم ثابت کرنے کے لیے عدالتی کارروائی یا زرتلافی طلب کرنے کا حق استعمال کرنے کے لیے استعمال اس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔

2۔ ذاتی معلومات بشمول طبی و جنیاتی کوائف اکٹھی کرنے، کام میں لانا یا محفوظ کرنے کا عمل کسی فرد کے انسانی حقوق، بنیادی آزادیوں اور انسانی وقار کی خلاف ورزی کا باعث نہیں بننا چاہیے۔

شق نمبر20

1۔ اشد ضرورت کے تحت قانونی تحفظ کے حامل اور عدالتی احکامات کے تحت زیرحراست افراد کے شق نمبر 18 میں درج معلومات تک رسائی کے حق پر قدغن لگائی جاسکتی ہے لیکن صرف تب جب ایسا کرنا بے حد ضروری ہو یا معلومات تک رسائی سے متعلقہ فرد کی نجی زندگی یا سلامتی کو خطرات لاحق ہونے کا اندیشہ ہو، فوجداری تفتیش میں خلل کا احتمال ہو، یا قانون کے مطابق ایسی ہی کسی اور وجہ کے تحت جو عالمی قوانین اور کنونشن کے مقاصد سے مطابقت رکھتی ہو۔ شق نمبر 18 میں مذکور معلومات تک رسائی کے حق پر ایسی کوئی قدغن عائد نہیں کی جاسکتی جو شق نمبر 2 میں بیان کیے گئے طرزعمل کے مطابق ہو یا شق نمبر 17 کے پیراگراف نمبر 1 کی خلاف ورزی کا باعث ہو۔

2۔ کسی فرد کے حراست میں لیے جانے کے لیے قانونی جواز فراہم کرنے کی ذمہ داری سے قطع نظر فریق ریاستیں شق نمر 18 کے پیراگراف نمبر 1 میں مذکور افراد کو شق نمبر 18 کے پیراگراف نمبر 1 کے مطابق معلومات تک بلاتاخیر رسائی نہ ملنے پر عدالت کے ذریعے مناسب اور موثر چارہ جوئی فراہم کرنے کی پابند ہیں۔ چارہ جوئی کے اس حق کو کسی صورت معطل یا محدود نہیں کیا جاسکتا۔

شق نمبر21

ہر فریق ریاست حراست میں لیے جانے والے فرد کے رہا کیے جانے پر رہائی کے عمل کی توثیق کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی پابند ہے۔ ہر فریق ریاست حراست میں لیے جانے کے بعد رہا کیے جانے والے افراد کی تندرستی اور رہائی کے وقت اپنے حقوق کے حصول کے لیے آزادنہ کوشش یقینی بنانے کے لیے اقدامات کی پابند ہیں۔ تاہم ایسے افراد کو ملکی دستور کے مطابق اپنی قانونی ذمہ داریاں ادا کرنے سے استثنیٰ حاصل نہیں ہوگا۔

شق نمبر22

شق نمبر 6 کی خلاف ورزی کیے بغیر ہر فریق ریاست درج ذیل طرز ہائے عمل کی روک تھام اور انسداد کے لیے اقدامات کرنے کی پابند ہے؛

(الف) شق نمبر 17 پیرا گراف 2(f) اور شق نمبر 20 پیراگراف نمبر 2 میں مذکور چارہ جوئی کے عمل میں تاخیر یا روکاوٹ ڈالنا؛

(ب) حراست میں لیے جانے کے کسی واقعے کا ریکارڈ نہ رکھنا یا سرکاری رجسٹر کے منتظم کے علم میں موجود تفصیلات کا درج نہ کیا جانا یا معلومات کی صحت سے منتظم کا لاعلم ہونا؛

(ج) زیرحراست افراد سے متعلق معلومات کی عدم فراہمی، یا غلط معلومات خواہ وہ ملکی قانونی تقاضوں کے مطابق ہوں کی فراہمی۔

شق نمبر23

1۔ ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ حراست میں لیے گئے فرد کی تحویل یا اس کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک میں ملوث قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں، ملٹری یا سولین، نجی عملے، پبلک افسران اور دیگر افراد کو دی جانیوالی تربیت میں اس میثاق میں شامل ضروری تعلیم متعلقہ دفعات کے متعلق معلومات شامل ہوں، تاکہ:

(الف) جبری گمشدگیوں میں ان اہلکاروں کو ملوث ہونے سے روکا جاسکے۔

(ب) جبری گمشدگیوں کی روک تھام اور تحقیقات کی اہمیت پر زور ڈالا جاسکے۔

(ج) جبری گمشدگی کے واقعات کے حل کی فوری ضرورت کی اہمیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

2۔ ہر فریق ریاست اس بات کو یقینی بنائے گی کہ جبری گمشدگی کی اجازت یا حوصلہ افزائی کرنے والے احکامات یا ہدایات کی روک تھام ہو۔ ہر فریق ریاست اس بات کی ضمانت دے گی کہ جبری گمشدگی کے حکم کی تعمیل سے انکار کرنے والے فرد کو سزا نہ دی جائے۔

3۔ ہر فریق ریاست اس امر کو یقینی بنانے کے لیے ضروری احکامات کرے گی کہ اس شق کے پیراگراف 1 میں مذکورہ افراد جن کے پاس یقین کرنے کی ٹھوس وجہ موجود ہو کہ جبری گمشدگی کا واقعہ پیش آیا ہے یا اس کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، وہ اپنے اعلی افسران کو اس معاملے سے آگاہ کریں اور جہاں ضرورت پڑے، نظرثانی کرنے یا تلافی کا اختیار رکھنے والے مجاز حکام یا اداروں کو اس سے مطلع کریں۔

شق نمبر24

1۔ اس میثاق کے مقصد کے لئے 'متاثرہ' سے مراد گمشدہ فرد یا کوئی بھی ایسا فرد ہے جس نے جبری گمشدگی کے نتیجے میں براہ راست نقصان اٹھایا ہو۔

2۔ ہر متاثرہ فرد کو جبری گمشدگی کے حالات کار، تحقیقات کی پیش رفت اور جبری گمشدہ فرد کی حالت کے بارے میں جاننے کا حق حاصل ہے۔ ہر فریق ریاست اس حوالے سے مناسب اقدامات کرے گی۔

3۔ ہر فریق ریاست گمشدہ افراد کی تلاش کرنے، سراغ لگانے اور بازیاب کروانے اور ہلاکت کی صورت میں ان کی لاشوں کا سراغ لگانے، احترام کرنے اور ان کے اہل خانہ کو واپس کرنے کے لئے تمام اقدامات کرے گی۔

4۔ ہر فریق ریاست اپنے قانونی نظام میں اس امر کو یقینی بنائے گی کہ جبری گمشدگی کے متاثرین کو تلافی اور فوری شفاف معاوضے کا حق حاصل ہو۔

5۔ پیراگراف 4 میں مذکورہ تلافی کے حصول کے حق میں مادی اور اخلاقی نقصانات شامل ہیں، مثال کے طور پر

(الف) معاوضہ

(ب) بحالی نو

(ج) اطمینان، بشمول وقار اور شہرت کی بحالی

(د) واقعہ دوبارہ پیش نہ آنے کی ضمانت

6۔ جبری گمشدہ فرد کی حالت زار معلوم ہونے تک تحقیقات جاری رکھنے کے فریضے کو متاثر کیے بغیر، ہر فریق ریاست

سوشل ویلفیئر، مالی حالات، خانگی قانون اور جائیداد کے حقوق کے معاملات میں جبری گمشدہ افراد، جن کی حالت زار معلوم نہیں ہوئی اور ان کے رشتہ داروں کی قانونی صورتحال کے حوالے سے مناسب اقدامات کرے گی۔

7۔ ہر فریق ریاست جبری گمشدگیوں کے واقعات کے متعلق حقائق جاننے، جبری گمشدہ افراد کی حالت جاننے اور جبری گمشدگی کے متاثرین کی مدد کی غرض سے تنظیمیں اور انجمنیں بننے اور ان میں آزادانہ شریک ہونے کے حق کی ضمانت دے گی۔

شق نمبر 25

1۔ ہر فریق ریاست اپنے فوجداری قانون کے تحت درج ذیل امور کی روک تھام اور سزایابی کے لیے ضروری اقدامات کرے گی:

(الف) بچوں کی غلط طریقے دوری جو جبری گمشدگی کا نشانہ نہ بنے ہوئے ہیں، بچے جن کا والد، والدہ یا قانونی کفیل جبری گمشدگی کا نشانہ بنا ہوئے ہوں، یا جبری گمشدہ والدہ کی گمشدگی کے دوران پیدا ہونے والے بچے۔

(ب) اوپر پیراگراف (الف) میں مذکورہ بچوں کی حقیقی شناخت کی تصدیق کرنے والی دستاویزات کو خلط ملط کرنا، چھپانا یا ضائع کرنا۔

2۔ ہر فریق ریاست اس شق کے پیراگراف 1 (الف) میں مذکورہ بچوں کی تلاش اور نشاندہی کرنے اور قانونی ضوابط کے بل کا نفاذ بین الاقوامی معاہدات کی روشنی میں انہیں ان کے حقیقی اہل خانہ کو واپس کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

3۔ اس شق کے پیراگراف 1 (الف) میں مذکورہ بچوں کی تلاش، نشاندہی کرنے اور سراغ لگانے میں فریق ریاستیں ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔

4۔ اس شق کے پیراگراف 1 (الف) میں مذکورہ بچوں کے بہترین مفاد کے تحفظ کے پیش نظر اور ان کی شناخت کے تحفظ کے بشمول ان کی قومیت، نام اور قانون کے تسلیم کردہ خاندانی تعلقات کے تحفظ کے لیے فریق ریاستیں جو کہ بچوں کو گود میں لینے یا ان کو اپنانے کے کسی دوسرے نظام کو تسلیم کرتی ہیں، وہ اپنے ملک میں اس نظام پر نظر ثانی کرنے کے لیے قانونی قواعد وضوابط لاگو کریں گی اور جہاں مناسب ہو، جبری گمشدگی کے نتیجے میں کسی بچے کو گود میں لیا جاتا ہے تو وہ اس کو کالعدم قرار دیں گی۔

5۔ ہر قسم کے حالات میں اور خاص طور پر اس شق سے متعلقہ تمام معاملات میں بچے کا بہترین مفاد سب سے بالاتر چیز ہوگی اور جو بچہ اپنی آراء رکھنے کے قابل ہوگا، وہ اپنی آراء کے آزادانہ اظہار کا مستحق ہوگا۔ بچے کی آراء کو اس کی عمر اور شعور کے اعتبار سے خاص اہمیت دی جائے گی۔

حصہ دوئم

شق نمبر 26

1۔ اس میثاق میں درج فرائض کی ادائیگی کے لیے 'کمیٹی برائے جبری گمشدگان قائم کی جائے گی (جس کا ذکر اب سے 'کمیٹی' کے نام سے کیا جائے گا)۔ یہ کمیٹی اعلی اخلاقی اقدار اور انسانی حقوق کے شعبہ میں نمایاں قابلیت کے حامل 10 ماہرین پر مشتمل ہوگی جو اپنی ذاتی حیثیت سے خدمت سرانجام دیں گے اور خودمختار و غیر جانبدار ہوں گے۔ کمیٹی کے اراکین کا انتخاب منصفانہ جغرافیائی تقسیم کی بنیاد پر فریق ریاستیں کریں گی۔ متعلقہ قانونی تجربے کے حامل افراد کی کمیٹی کے امور میں شراکت کی اہمیت اور متوازن جنسی نمائندگی کو خاطر خواہ اہمیت ملنی چاہیے۔

2۔ کمیٹی کے اراکین کا انتخاب اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی جانب سے فریق ریاستوں کے ششماہی اجلاسوں میں فریق ریاستوں کے نامزد افراد کی فہرست سے خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوگا۔ ان کا کورم دو تہائی فریق ریاستوں کی حاضری پر مشتمل ہوگا، کمیٹی کے منتخب شدہ افراد وہ ہوں گے جو سب سے زیادہ ووٹ حاصل کریں گے اور اجلاس میں شریک اور رائے دہی میں حصہ لینے والی فریق ریاستوں کی قطعی اکثریت حاصل کریں گے۔

3۔ ابتدائی انتخاب اس میثاق کے نفاذ کے چھ ماہ کے اندر ہوگا۔ ہر انتخاب کی تاریخ سے چار ماہ قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل فریق ریاستوں کے نام ایک خط لکھیں گے اور انہیں تین ماہ کے اندر اندر نامزدگیاں جمع کروانے کی دعوت دیں گے۔ اُس کے بعد سیکرٹری جنرل حروف تہجی کی ترتیب میں نامزدہ شدہ تمام افراد کی ایک فہرست مرتب کریں گے جس میں امیدوار نامزد کرنے والی فریق ریاستوں کی نشاندہی کریں گے اور یہ فہرست تمام فریق ریاستوں کو ارسال کریں گے۔

4۔ کمیٹی کے اراکین کا انتخاب چار برس کی مدت کے لیے ہو گا۔ وہ دوبارہ منتخب ہونے کے اہل ہوں گے۔ تاہم، پہلے انتخاب کے موقع پر منتخب ہونے والے پانچ اراکین کی مدت دو برس بعد ختم ہو جائے گی؛ پہلے انتخاب کے فوری بعد اِس شق کے پیراگراف نمبر 2 میں مذکور اجلاس کے چیئرمین قرعہ اندازی کے ذریعے ان پانچ اراکین کے ناموں کا چناؤ کریں گے۔

5۔ اگر کمیٹی کا کوئی رکن فوت ہو جاتا ہے یا مستعفی ہو جاتا ہے یا کسی اور وجہ سے اپنے فرائض ادا نہیں کر پاتا تو فریق ریاست جس نے اُسے نامزد کیا ہوتا ہے، اِس شق کے پیراگراف 1 میں درج معیار کے مطابق اپنے شہریوں میں سے کسی اور فرد کو باقی ماندہ مدت کے لیے منتخب کرے گی مگر یہ انتخاب فریق ریاستوں کی اکثریت کی منظوری کے تابع ہوگا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی طرف سے مجوزہ انتخاب کے بارے میں مطلع کرنے کے چھ ہفتوں کے اندر اگر نصف یا یا زائد فریق ریاستیں منفی ردِعمل ظاہر نہیں کرتیں تو سمجھا جائے گا کہ فریق ریاستوں کی اکثریت کی منظوری حاصل ہوگئی ہے۔

6۔ کمیٹی اپنے قواعد وضوابط کا تعین خود کرے گی۔

7۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کمیٹی کو ضروری وسائل، عملہ اور سہولیات فراہم کریں گے تاکہ مہ اپنے فرائض مؤثر طریقے سے انجام دے سکے۔ کمیٹی کے ابتدائی اجلاس کا انعقاد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کریں گے۔

8۔ کمیٹی کے اراکین اقوام متحدہ کے مشن ماہرین کے لیے مختص سہولیات، مراعات اور تحفظات کے حصول کے مستحق ہیں جن کا ذکر اقوام متحدہ کی مراعات اور تحفظات کی متعلقہ دفعات میں کیا گیا ہے۔

9۔ ہر فریق ریاست کمیٹی کے ساتھ تعاون کرے گی، کمیٹی کے اُن فرائض کی حد تک جو فریق ریاست نے قبول کیے ہیں اور کمیٹی کے اراکین کے فرائض کی ادائیگی میں اُن کی معاونت کرے گی۔

شق نمبر 27

اس میثاق کے نفاذ کے بعد مخصوص تاریخ کے چار برس بعد جبکہ چھ برس کے اندر فریق ریاستوں کی کانفرس منعقد ہوگی جس میں کمیٹی کے امور کا جائزہ لیا جائے گا اور شق نمبر 44، پیراگراف 2 میں درج ضابطے کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا شق نمبر 28 سے 36 میں بیان فرائض کی روشنی میں میثاق پر عمل کی نگرانی کا کام کسی بھی امکان کو خارج از امکان قرار دیے بغیر، کسی دوسرے ادارے کو منتقل کیا جا سکتا ہے کہ نہیں۔

شق نمبر 28

1۔ کمیٹی اس میثاق کے فراہم کردہ دائرہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ کے تمام متعلقہ شعبوں، دفاتر، خصوصی ایجنسیوں، فنڈز، بین الاقوامی معاہدات کی تشکیل کردہ معاہداتی تنظیموں، اقوام متحدہ کے خصوصی قواعد وضوابط، اور متعلقہ بین الحکومتی تنظیموں اور اداروں، نیز ریاستی اداروں، ایجنسیوں اور دفاتر کے ساتھ تعاون کرے گی جو تمام افراد کو جبری گمشدگیوں سے تحفظ فراہم کرنے کے

لیے کوشاں ہیں۔

2۔ اپنے امور کی انجام دہی کے سلسلے میں کمیٹی بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدات سے قائم ہونے والے اداروں خاص طور پر شہری وسیاسی حقوق کے بین الاقوامی میثاق کی تشکیل کردہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے ساتھ مشاورت کرے گی تاکہ اُن کے متعلقہ مشاہدات اورسفارشات میں استقامت کو یقینی بنایا جاسکے۔

شق نمبر29

1۔ ہرفریق ریاست اس میثاق کے نفاذ کے دوبرس کے اندر کمیٹی کو ایک رپورٹ پیش کرے گی جس میں وہ اس میثاق کے تحت خود پر عائد فرائض کی انجام دہی کے لیے کیے گئے اقدامات کا ذکر کرے گی۔

2۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل تمام فریق ریاستوں کو یہ رپورٹ فراہم کریں گے۔

3۔ کمیٹی رپورٹ کا جائزہ لے گی اس پر مناسب آراء، مشاہدات اورسفارشات پیشکرے گی۔ متعلقہ فریق ریاست کواُن آراء، مشاہدات اورسفارشات سے مطلع کیا جائے گا جو اپنے طور پر یا کمیٹی کی درخواست پر اُن پر ردِعمل ظاہر کرے گی۔

4۔ کمیٹی فریق ریاستوں کو اس میثاق کے نفاذ کے متعلق اضافی معلومات فراہم کرنے کی درخواست بھی کرسکتی ہے۔

شق نمبر30

1۔ گمشدہ فرد کے رشتہ داریا اُن کے قانونی نمائندے، اُن کا وکیل یا نیابت شدہ فرد، نیز اس معاملے میں کوئی بھی جائز مفاد رکھنے والا افرد جبری گمشدہ فرد کی فوری بازیابی کی دخواست کرسکتا ہے۔

2۔ اگرکمیٹی سمجھے کہ اس شق کے پیراگراف 1 کے تحت فوری اقدام کی درخواست:

(الف) بنیادی طور پر بے بنیاد نہیں ہے؛

(ب) ایسی درخواستوں کے اندراج کے حق کے ناجائز استعمال کا باعث نہیں بن رہی؛

(ج) جہاں کہیں موقع موجود تھا، متعلقہ فریق ریاست کے مجاز اداروں کو پہلے ہی باضابطہ درخواست جمع کروائی گئی تھی؛

(د) اس میثاق کی دفعات سے غیرہم آہنگ نہیں؛ اور

(ہ) عالمی تحقیقات کے تحت یہ معاملہ زیرغور نہیں آیا تھا

کمیٹی متعلقہ فریق ریاست سے درخواست کرے گی کہ وہ کمیٹی کی مقررکردہ مدت کے اندر مذکورہ افراد کی حالتِ زار کے بارے میں معلومات فراہم کرے

3۔ اس شق کے پیراگراف 2 کی مطابقت میں متعلقہ فریق ریاست کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں کمیٹی فریق ریاست کو سفارشات کرسکتی ہے بشمول اس درخواست کے کہ اس میثاق کی روشنی میں متعلقہ فرد کا سراغ لگانے اوراس کے تحفظ کے لیے عارضی اقدامات سمیت تمام ضروری اقدامات کیے جائیں اورصورتحال کی ہنگامی نوعیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کمیٹی کو ایک خاص مقررہ مدت میں کیے گئے اقدامات سے مطلع کیا جائے۔ کمیٹی فوری اقدام کی درخواست کرنے والے فرد کو اپنی سفارشات اورریاست کی جانب سے فراہم کردہ معلومات سے آگاہ کرے گی۔

4۔ گمشدہ فرد کی حالتِ زار معلوم نہ ہونے تک کمیٹی متعلقہ فریق ریاست کے ساتھ کام کرنے کی کاوشیں جاری رکھے گی۔ درخواست دہندہ کو مطلع رکھا جائے گا۔

شق نمبر31

1۔ ایک فریق ریاست اس میثاق کی توثیق کرنے کے وقت یا بعدازاں یہ اعلان کرسکتی ہے کہ وہ کمیٹی کے اس اختیار کو تسلیم کرتی ہے کہ کمیٹی اُس ریاست کے دائرہ اختیار کے تابع ایسے افراد کی جانب سے یا اُن کے ایماء پر یہ شکایت سُن سکتی ہے کہ فریق ریاست نے اس میثاق کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُن کے حقوق کو متاثر کیا ہے۔ کمیٹی مذکورہ اعلان نہ کرنے والی ریاست سے متعلقہ شکایت وصول نہیں کرے گی۔

2۔ کمیٹی شکایت کو ناقابلِ قبول ٹھہرائے گی اگر

(الف) شکایت گمنام ہے

(ب) اگر یہ شکایت کے اندراج کے حق کی ناجائز استعمال کے زمرے میں آتی ہے یا اس میثاق کی دفعات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں؛

(ج) اس معاملے کو عالمی تحقیقات کے کسی دوسرے طریقہ کار کے تحت زیرغور لایا جارہا ہو؛ یا جہاں

(د) ملکی سطح پر دادرسی کے تمام دستیاب شدہ مؤثر ذرائع استعمال نہیں کیے گئے۔ اِصول کا اطلاق وہاں نہیں ہوگا جہاں دادرسی کے لیے درخواست کا طریقہ کار نہایت طویل ہو۔

3۔ اگر کمیٹی سمجھتی ہے شکایت اس شق کے پیراگراف 2 میں درج شرائط پر پورا اترتی ہے تو وہ یہ شکایت متعلقہ فریق ریاست کوارسال کرے گی اوراُس سے درخواست کرے گی کہ وہ کمیٹی کی مقررکردہ میعاد کے اندر کمیٹی کو اپنی آراء اورمشاہدات سے آگاہ کرے۔

4۔ شکایت کی موصولی کے بعد اوراُس کے معیار کا فیصلہ کرنے سے قبل کسی بھی وقت کمیٹی متعلقہ فریق ریاست کوفوری توجہ طلب درخواست ارسال کرسکتی ہے کہ فریق ریاست مبینہ خلاف ورزی اے متاثرین کو ممکنہ ناقابلِ تلافی نقصان سے بچانے کے لیے ضروری عارضی اقدامات کرے۔ اگرکمیٹی اپنا صوابدیدی اختیار استعمال کرتی ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ شکایت کے معیار کا تعین کرلیا گیا ہے۔

5۔ موجودہ شق کے تحت شکایات کا جائزہ کمیٹی کے بند اجلاسوں میں لیا جائے گا۔ کمیٹی شکایت دہندہ کوفریق ریاست کے فراہم کردہ ردِعمل سے آگاہ کرے گی۔ جب کمیٹی اِس عمل کو حتمی شکل دینے کا فیصلہ کرے گی تو وہ فریق ریاست اورشکایت دہندہ کو اپنی آراء سے آگاہ کرے گی۔

شق نمبر32

ایک فریق ریاست کسی بھی وقت کمیٹی کے اس اختیار کوتسلیم کرنے کا اعلان کرسکتی ہے کہ کمیٹی ایسی شکایات وصول کرسکتی اوران پرغور کرسکتی ہے، جن میں کسی فریق ریاست کا یہ دعویٰ ہوکہ کسی دوسری فریق ریاست اس میثاق کے تحت اپنے فرائض ادانہیں کررہی۔ کمیٹی کسی ایسی فریق ریاست کے خلاف شکایت وصول نہیں کرے گی جس نے یہ اعلان نہیں کیا ہوگا اورنہ ہی کسی ایسی فریق ریاست کی طرف سے شکایت وصول کرے گی جس نے یہ اعلان نہیں کیا ہوگا۔

شق نمبر33

1۔ اگرکمیٹی کو باوثوق معلومات موصول ہوتی ہیں کہ کوئی فریق ریاست اس میثاق کی خلاف ورزی کررہی ہے تو وہ متعلقہ فریق ریاست سے مشاورت کے بعد اپنے ایک یا زائد اراکین کو درخواست کرسکتی ہے کہ وہ مذکورہ ریاست کا فوری دورہ کریں اورکمیٹی کوواپس رپورٹ بھیجیں۔

2۔ کمیٹی متعلقہ فریق ریاست کو دورے کے متعلق آگاہ کرے گی اوراُسے وفد کی تشکیل اوردورے کے مقصد کے بارے میں بھی بتائے گی۔ فریق ریاست مناسب وقت کے اندر کمیٹی کو اپنے جواب سے مطلع کرے گی۔

3۔ فریق ریاست کی پُرزور درخواست پرکمیٹی دورے کے التواء یا تنسیخ کا فیصلہ کرسکتی ہے۔

4۔ اگرفریق ریاست دورے سے اتفاق کرتی ہے تو کمیٹی اورفریق ریاست دونوں دورے کی تفصیلات طے کرنے کے لیے مل کرکام کریں گی اورفریق ریاست کمیٹی کوتمام مطلوبہ سہولیات فراہم کرے گی تاکہ دورہ کامیابی کے ساتھ تکمیل پذیر ہو۔

5۔ دورے کے بعد، کمیٹی فریق ریاست کو اپنے مشاہدات اورسفارشات سے آگاہ کرے گی۔

شق نمبر34

اگرکمیٹی کو ایسی معلومات موصول ہوں جن میں اس بات

کے ٹھوس شواہد موجود ہوں کہ کسی فریق ریاست کے ماتحت علاقے میں جبری گمشدگی کی سرگرمی وسیع یا منظم بنیادوں پر جاری ہے تو یہ اس فریق ریاست سے تمام متعلقہ معلومات حاصل کرنے کے بعد اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے ذریعے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو فوری طور پر اس معاملے سے آگاہ کرسکتی ہے۔

شق نمبر 35

1۔ ایسی جبری گمشدگیاں جن کا ارتکاب اس معاہدے کے نفاذ کے بعد کیا گیا ہو ان کی سماعت کے اختیارات محض کمیٹی کو حاصل ہوں گے۔

2۔ اگر کوئی ریاست اس میثاق کے نفاذ کے بعد اس میں شریک ہوتی ہے تو کمیٹی سے وابستہ ریاست کی ذمہ داریاں اُس پر میثاق کے اطلاق کے بعد پیش آنیوالی جبری گمشدگیوں تک محدود ہوں گی۔

شق نمبر 36

1۔ اس معاہدے کے تحت کمیٹی اپنی سرگرمیوں سے متعلق ایک سالانہ رپورٹ فریق ریاستوں اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو جمع کرائے گی۔

2۔ سالانہ رپورٹ میں کسی فریق ریاست کے بارے میں کوئی تبصرہ شائع کرنے سے پہلے متعلقہ فریق ریاست کو پیشگی اطلاع دی جائے گی اور اسے اس کا جواب دینے کے لئے مناسب وقت دیا جائے گا۔ یہ فریق ریاست رپورٹ میں اپنی آراء یا مشاہدات شائع کرنے کی درخواست کرسکتی ہے۔

حصہ سوئم

شق نمبر 37

اس معاہدے کا کوئی بھی حصہ ایسی کسی بھی شقوں پر اثرانداز نہیں ہوگا جو تمام افراد کے جبری گمشدگیوں سے تحفظ کا باعث ہوں اور جو:

(الف) کسی فریق ریاست کے قانون میں شامل ہوں

(ب) اس فریق ریاست کے لئے نافذ العمل بین الاقوامی قانون میں شامل ہوں

شق نمبر 38

1۔ اس معاہدے پر اقوام متحدہ کی تمام رکن ریاستیں دستخط کرسکتی ہیں۔

2۔ اس معاہدے کا انحصار اقوام متحدہ کی تمام رکن ریاستوں کی توثیق پر ہے۔ توثیق کی دستاویزات اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو جمع کرائی جائیں گی۔

3۔ اقوام متحدہ کی تمام رکن ریاستیں اس معاہدے پر رضامندی ظاہر کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو رضامندی کی دستاویز جمع کرانا ہوگی۔

شق نمبر 39

1۔ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو توثیق یا رضامندی کی بیسویں دستاویز جمع کرانے کی تاریخ کے تیسویں دن کے بعد نافذ العمل ہوگا۔

2۔ توثیق یا رضامندی کی بیسویں دستاویز جمع کرانے کے بعد اس معاہدے کی توثیق یا اس پر رضامندی ظاہر کرنے والی ہر ریاست کے لئے یہ معاہدہ اس ریاست کی توثیق یا رضامندی کی دستاویز جمع ہونے کے تیسویں دن نافذ العمل ہوگا۔

شق نمبر 40

اقوام متحدہ کی تمام فریق ریاستیں اور وہ تمام ریاستیں جنہوں نے اس معاہدے کی توثیق کی ہو یا اس پر رضامندی ظاہر کی ہو، اقوام متحدہ کا سیکریٹری جنرل انہیں مندرجہ ذیل کی اطلاع دے گا:

(الف) آرٹیکل 38 کے تحت دستخط، توثیق اور رضامندی؛

(ب) آرٹیکل 39 کے تحت اس معاہدے کے نفاذ کی تاریخ۔

شق نمبر 41

اس معاہدے کی شقوں کا کسی قسم کی پابندیوں اور استثنا کے بغیر وفاقی ریاستوں کے تمام حصوں پر اطلاق ہوگا۔

شق نمبر 42

1۔ دو یا اس سے زائد ریاستوں کے درمیان اس معاہدے کی تشریح سے متعلق کوئی بھی تنازعہ جسے مذاکرات یا اس معاہدے میں دیے گئے طریقہ کار کے ذریعے حل نہ کیا جاسکے، اسے ان میں سے کسی ایک ریاست کی درخواست پر ثالثی کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اگر ثالثی کی درخواست کئے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر فریقین ثالثی کے طریقہ کار پر متفق نہیں ہو پاتے تو پھر ان میں سے کوئی بھی فریق عدالت کے آئین کی مطابقت میں درخواست دیتے ہوئے اس معاملے بین الاقوامی عدالت برائے انصاف کے سپرد کرسکتا ہے۔

2۔ کوئی بھی ریاست اس معاہدے پر دستخط کرتے وقت یا اس پر رضامندی ظاہر کرتے وقت یہ اعلان کرسکتی ہے کہ وہ خود کو اس آرٹیکل کے پیراگراف نمبر 1 کا پابند نہیں سمجھتی۔ کسی بھی فریق ریاست کی جانب سے ایسا اعلان کئے جانے کے حوالے سے دیگر فریق ریاستیں اس شق کے پیراگراف نمبر 1 کی پابند نہیں ہوں گی۔

3۔ کوئی بھی فریق ریاست جس نے اس شق کے پیراگراف نمبر 2 کے مطابق ایسا اعلان کر رکھا ہو وہ کسی بھی وقت اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو اطلاع دے کر اس اعلان سے دستبردار ہوسکتی ہے۔

شق نمبر 43

یہ معاہدہ انٹرنیشنل ہیومینیٹیرین لاء کی شقوں کے علاوہ 12 اگست 1949ء کے چار جنیوا معاہدوں اور 8 جون کے دو اضافی معاہدوں کی توثیق کرنے والے فریقین کی ذمہ داریوں، یا کسی بھی فریق ریاست کو دستیاب ایسے موقعے کے لئے نقصان دہ نہیں ہے جس کے تحت وہ ریاست ان حالات میں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کو حراستی مراکز کا دورہ کرنے کا اختیار دے سکتی ہے جو انٹرنیشنل ہیومینیٹیرین لاء کے دائرہ کار میں نہ آتے ہوں۔

شق نمبر 44

1۔ اس معاہدے کی کوئی بھی فریق ریاست کوئی ترمیم تجویز کر کے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو جمع کراسکتی ہے۔ بعد ازاں سیکریٹری جنرل فریق ریاستوں کو اس مجوزہ ترمیم کے بارے میں بتائے گا اور درخواست کرے گا کہ وہ اس بات کی نشاندہی کریں کہ آیا وہ اس ترمیم پر سوچ بچار کرنے اور اس پر ووٹنگ کے لئے ایک اجلاس کی حمایت کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر اس اطلاع کی تاریخ کے پہلے چار ماہ کے اندر کم از کم ایک تہائی فریق ریاستیں ایسے اجلاس کی حمایت کریں تو سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اجلاس کا انعقاد کرے گا۔

2۔ اقوام متحدہ کا سیکریٹری جنرل اجلاس میں موجود فریق ریاستوں کی جانب سے ووٹنگ کے ذریعے دو تہائی اکثریت سے منظور کردہ کوئی بھی ترمیم منظوری کے لئے تمام فریق ریاستوں کو جمع کرائے گا۔

3۔ اس شق کے پیراگراف نمبر 2 کے مطابق منظور کی گئی ترمیم اس وقت نافذ العمل ہوگی جب اس معاہدے کی دو تہائی فریق ریاستوں نے اپنے متعلقہ آئینی طریق ہائے کار کے مطابق اس کی منظوری دی ہو۔

4۔ ان ترامیم کے نفاذ کے بعد وہی فریق ریاستیں اس کی پابند ہوں گی جنہوں نے اس کی منظوری دی ہو، دیگر فریق ریاستیں اس معاہدے کی شقوں اور ان ترامیم کی پابند ہوں گی جن کی انہوں نے اس سے پہلے منظوری دی ہو۔

شق نمبر 45

1۔ اس معاہدے کے عربی، چینی، انگریزی، فرانسیسی، روسی اور ہسپانوی زبان کے متن مساوی طور پر معتبر ہیں، جو اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو جمع کرائے جائیں گے۔

2۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل اس معاہدے کی تصدیق شدہ نقول ان تمام ریاستوں میں تقسیم کریں گے جن کا حوالہ شق 38 میں دیا گیا ہے۔

جنوبی پنجاب: محروم، استحصال زدہ

حقائق سے متعلق پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی رپورٹ

تعارف

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) کے ایک اعلیٰ سطحی مشن نے جنوبی پنجاب کے متعلق حقائق کی جانچ پرکھ کے لیے 8-4 مارچ 2022 کے دوران علاقے کا دورہ کیا۔ مشن میں--- چیئر پرسن حنا جیلانی، پنجاب شاخ کے وائس چیئر راجہ محمد اشرف، کونسل ممبران نذیر احمد، سلیمہ ہاشمی اور نازش عطا اللہ، ریجنل کوارڈینیٹر فیصل تنگوانی، عملے کے رُکن سلمان سکندر اور ایچ آر سی پی کی رضا کار لبنیٰ ندیم شامل تھے--- یہ مشن علاقے میں انسانی حقوق کی مجموعی صورت حال، بشمول نقصان دہ رواجوں کی زد میں رہنے والی خواتین، مقامی ہندو برادریوں میں جبری تبدیلی مذہب، صنعتی کارکنان کے کام کرنے کے خراب حالات اور جبری مشقت اور مقامی آبادیوں کے صَرف پر چولستان میں زمین کی غیر منصفانہ الاٹمنٹ کے الزامات کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ اس کے لیے اس مشن نے ملتان، ڈیرہ غازی خان، جام پور، راجن پور، بہاولپور، یزمان اور مٹھڑی (چولستان) کا دورہ کیا۔ یہاں (مخصوص گروہی) فوکس گروپ بات چیت، مشاورت اور کلیدی اطلاع کنندگان کے انٹرویوز کا ایک سلسلہ منعقد کیا گیا۔ مشن کے کام کا اختتام 8 مارچ کو ملتان میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس پر ہوا۔ یہ رپورٹ بنیادی طور پر مسئولین/ جواب دہندگان کی زبانی گواہیوں اور انسانی حقوق کی صورتحال سے متعلق کلیدی اطلاع کنندگان کے تجزیے پر مبنی ہے۔

ایچ آر سی پی نے جن مسئولین سے بات کی ان میں سول سوسائٹی کے اراکین، وکلاء، طلبا، محنت کش اور کسان شامل تھے۔ مشن نے بہت سے حکومتی اہل کاروں سے بھی ملاقات کی جن میں ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان، حمزہ سالک؛ بارڈر ملٹری پولیس کے کمانڈنٹ، محمد اکرم ملک؛ ضلعی پولیس افسر (ڈی پی او) ڈیرہ غازی خان، علی وسیم؛ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے مینجنگ ڈائریکٹر، سیف اللہ بھٹی شامل تھے۔ ایچ آر سی پی تمام مسئولین کا مشکور ہے جنہوں نے اس مشن سے بات چیت کرنے کے لیے وقت نکالا یا جنوبی پنجاب میں انسانی حقوق کی صورتحال سے متعلق معلومات کے حصول میں مدد فراہم کی۔

سفارشات

شناخت کا حق

☆ قومی وصوبائی دونوں سطح پر علیحدہ سرائیکی صوبے کے لیے سیاسی مکالمے کا لازماً آغاز ہونا چاہیے جس میں تمام حصہ داران شامل کیے جائیں۔

امن وامان

☆ جنوبی پنجاب کے قبائلی علاقوں میں تعینات بی ایم پی کو ختم کر کے خطے کو نارمل پولیسنگ کے نظام کے تحت لایا جانا چاہیے۔

☆ علاقے کے لوگوں کے لیے آسان رسائی کی خاطر پولیس تھانوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جانا چاہیے۔

☆ خواتین پولیس اہلکاروں کی کافی تعداد تمام پولیس تھانوں میں تعینات کی جائے اور ان کی موجودگی اور ذمہ داریوں کو یقینی بنایا جائے تا کہ خواتین کے خلاف ہونے والے جرائم سے مزید مؤثر انداز میں نپٹا جا سکے۔

☆ نیشنل کمیشن آن دا سٹیٹس آف ویمن (NCSW) اور نیشنل کمیشن آن ہیومن رائٹس (NCHR) کو فوری طور پر جنوبی پنجاب کے قبائلی علاقوں کا دورہ کرنا چاہیے اور قانون شکنی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کردار کا جائزہ لینا چاہیے۔

خواتین کے حقوق

☆ خواتین کی حفاظت کا ایک مؤثر نظام جنوبی پنجاب کے تمام اِضلاع میں نافذ کرنا چاہیے اور اس نظام پر نظر رکھنے کا ایک مؤثر میکنزم بھی تشکیل دیا جانا چاہیے۔

☆ ویمن کرائسز سنٹر اور پناہ گاہوں کو اپ گریڈ کر کے ان کی علاقے کے تمام اضلاع میں دستیابی یقینی بنائی جانی چاہیے۔

☆ این جی اوز کو صنفی بنیادوں پر ہونے والے تشدد، خواتین کے حقوقِ وراثت، نقصان دہ سماجی رسم ورواج اور امتیازی سلوک اور انصاف کے حصول تک خواتین کی رسائی یا بطور مساوی شہری خواتین کے حقوق کے بارے میں رپورٹوں کو یقینی بنانا چاہیے اور ان رپورٹوں کو این سی ایچ آر اور این سی ایس ڈبلیو کے ساتھ سانجھا کیا جانا چاہیے۔ مل کر ان اداروں کو ایسی مہمات چلانی چاہییں جن سے سماجی اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہو۔

☆ خاص توجہ غیر مسلم برادیوں کی خواتین پر مرکوز کی جانی چاہیے جو دوہرے امتیازی سلوک کا نشانہ بنتی ہیں۔

☆ این سی ایس ڈبلیو کو لازماً خواتین کی رجسٹریشن (کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ) یقینی بنانے کے لیے سفارشات مرتب کرنی چاہییں، خاص طور پر جنوبی پنجاب کے پسماندہ خطے میں یہ کام ہونا چاہیے۔

☆ پنجاب اسمبلی کو لازماً شادی کے لیے لڑکی کی کم از کم عمر 18 برس مقرر کرنے کے لیے قانون سازی کرنی چاہیے۔ بچوں کی شادی پر قانونی پابندیاں عائد کرنی چاہییں اور ان کے سخت نفاذ کو یقینی بنانا چاہیے۔

خواجہ سراؤں کے حقوق

☆ این سی ایچ آر کو لازماً خصوصی سروے منعقد کرنے چاہییں تا کہ جنوبہ پنجاب میں خواجہ سرا اشخاص کی صورت حال کا اندازہ لگایا جا سکے اور اس کے لیے سفارشات مرتب کرنی چاہییں یا ہدایات جاری کرنی چاہییں، جہاں کہیں اس کے پاس اختیارات موجود ہیں کہ اس برادری کی شکایات کا ازالہ ہو سکے، تا کہ ان کا انسانی شرف برقرار رہے، ان کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے اور ان کو مواقع مہیا کیے جائیں اور ان کی ذاتی حفاظت کی ضرورت کو مکمل طور پر سمجھا جائے اور انھیں حفاظت مہیا کی جائے۔

☆ خواجہ سرا برادری کے حقوق کے تحفظ کے لیے پنجاب میں حفاظتی قانون سازی لازماً اختیار کی جانی چاہیے اور اس کا یکساں نفاذ خاص طور دور دراز کے علاقوں میں بشمول جنوبی پنجاب میں خاص توجہ کے ساتھ نافذ کیا جانا چاہیے۔

☆ قانون نافذ کرنے والے اِداروں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ خواجہ سرا حضرات کے خلاف ہونے والے جرائم کو کسی صورت نظر انداز نہ کیا جائے۔

مذہبی اقلیتیں

☆ ایچ آر سی پی اپنے اس مطالبے کا اعادہ کرتا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لیے ایک قومی کمیشن آئینی اتھارٹی کے ساتھ قائم کیا جائے۔

☆ جنوبی پنجاب کی تمام مذہبی اقلیتوں کو توہین، استحصال، ملازمتوں کے حصول میں امتیاز اور توہین مذہب کے قوانین کے بدنیتی پر مبنی استعمال کے ذریعے ہراساں کرنے، جبری تبدیلی مذہب اور جبری شادیوں کے علاوہ زمینوں پر قبضوں جیسے معاملات میں تحفظ فراہم کیا جائے۔

☆ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں جہاں کہیں مذہبی اقلیتوں کا اِرتکاز ہے......جیسے کہ یزمان اور چولستان---وہاں انتظامی مشینری کے اندر لازماً ایسے خصوصی سیل قائم کیے جائیں جو ان کی شکایات سنیں اور ان کے تحفظات دور کرنے کا اہتمام کریں۔

☆ یکساں قومی نصاب پر لازماً نظرثانی کی جائے اور ایسا تمام مواد کُتب سے نکال دیا جائے جو اُن مضامین میں شامل ہے جو تمام طالب علموں کے لیے پڑھنا لازم ہیں اور یہ اقلیتوں کے اُن حقوق کی خلاف ورزی ہے جو آئین کے آرٹیکل 22 کے تحت انھیں حاصل ہیں۔

☆ ایسا مواد جو رواداری اور تنوع کو فروغ دے وہ سکول کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔

محنت اور جبری مشقت

☆ سوشل سکیورٹی کا حق، مناسب معاوضہ، کام کرنے کے اوقات، کام کے دوران ہونے والے حادثے کی صورت میں تلافی اور پاور لومز میں کام کرنے والے محنت کشوں کے لیے یونین سازی کے حق کا احترام اور اس کا نفاذ یقینی بنایا جائے۔

☆ پنجاب حکومت کو لازماً صوبائی اسمبلی کو اس حوالے سے رپورٹ دینی چاہیے کہ اُس نے Provincial Plan of Action to Combat Bonded Labour (پراونشل پلان آف ایکشن ٹو کمبیٹ بانڈڈ لیبر) پر عمل درآمد میں کیا پیش رفت کی؛ اور اس ایکشن پلان کے جنوبی پنجاب میں نفاذ کو خصوصی ترجیح دی جانی چاہیے۔

☆ لیبر ڈیپارٹمنٹ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ جنوبی پنجاب میں اس کے ضلعی دفاتر میں فعال قانونی امداد مہیا کرنے کا بندوبست ہو تاکہ جبری مشقت کے شکار مظلوموں کا مدد فراہم ہو سکے۔

☆ تمام بھٹہ مزدوروں اور ان کے خاندان والوں کو رجسٹر کرنے کے لیے نادرا کو قدم اٹھانا چاہیے تاکہ وہ لوگ حکومت کے فلاحی منصوبوں سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

☆ ضلعی ویجیلنس کمیٹیاں مکمل طور پر فعال بنائی جائیں اور سارے خطے میں ضلع کی سطح پر اِن کی نگرانی کا بندوبست کیا جائے۔

☆ جنوبی پنجاب کے اِضلاع میں ضلعی انتظامیہ کو ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینی چاہیے جس میں جبری مشقت کرنے والے مزدور، این جی اوز کی نمائندگی موجود ہے جو ان ضروریات کا بالکل درست اندازہ قائم کرے (معتبر ڈیٹا کی مدد سے) اور اپنی سفارشات مرتب کرے اور نافذ کیے جانے والے اِقدامات تجویز کرے تاکہ جبری مشقت کے شکار لوگوں کو آزاد کر کے اُن کی بحالی کرے۔

☆ پنجاب اسمبلی کی ہیومن رائٹس کمیٹی کو خطے سے تعلق رکھنے والے ممبرانِ پنجاب اسمبلی سے جبری مشقت کرنے والوں کے متعلق رپورٹ طلب کرنی چاہیے، خاص طور پر اینٹوں کے بھٹوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حالت کے متعلق۔

کسان

☆ ضلعی سطح پر ایسی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں کسان اور متعلقہ حکومتی حکام شامل ہوں اور یہ کسانوں کے تحفظات، خصوصاً خطے میں زرعی رسد کی فراہمی کے حوالے سے، دور کریں۔ یہ کمیٹیاں ذخیرہ اندوزی اور زرعی سامان کی زائد قیمتوں کا تدارک یقینی بنائیں اور محفوظ زرعی زہروں یا دوسرے کیمیکلوں کی فراہمی یقینی بنائیں تاکہ ان کی وجہ سے انسانی صحت یا ماحول کو نقصان نہ پہنچے۔

☆ جنوبی پنجاب میں کسانوں کو لازماً اُس فیصلہ سازی میں نمائندگی دی جائے جس کے ذریعے اُن کی زرعی اجناس کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

صحت کا حق

☆ خطے میں صحت کے اِنفرا سٹرکچر کو بہتر بنانے کی جانب لازماً فوری توجہ دی جانی چاہیے۔ حکومت کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ دیہی و شہری طبی مراکز کی ترقی یافتہ توسیع کے لیے بجٹ میں فنڈ مختص کرے۔

☆ خواتین کی تولیدی صحت اور بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کو خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

پانی کا حق

☆ ایچ آر سی پی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت ماہرین کا ایک خصوصی کمیشن تشکیل دے جو اس علاقے میں پانی کے مسئلے کی وُسعت کا جائزہ لے کہ یہ لوگوں کی صحت یا زندگیوں کو اور ماحول اور جنگلی حیات کو متاثر کرتا ہے۔ اس مجوزہ کمیشن کی سفارشات کو نافذ کیا جانا اور اس کے لیے بجٹ مختص کیا جانا چاہیے تاکہ خطے میں جنم لینے والی شدید صورت حال کا تدارک ممکن بنایا جا سکے۔

☆ صوبائی حکومت کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ خطے میں پانی کے موجودہ تمام فلٹریشن پلانٹ فعال ہوں اور جہاں ضرورت ہو وہاں مزید پلانٹ لگائے جائیں۔

تعلیم کا حق

☆ تعلیم کا حق جس کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 25A میں دی گئی ہے اسے مکمل طور پر خطے کے بچوں کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔

☆ ہر مقامی علاقے میں بچوں کی تعداد کو سامنے رکھتے ہوئے سکولوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

☆ لڑکیوں کے لیے تعلیمی سہولیات میں اضافہ کیا جائے اور اس بات پر خصوصی توجہ مرکوز کی جانی چاہیے کہ اِن سکولوں میں وہ تمام سہولیات دستیاب ہوں جن کی ضرورت طالبات کو ہوتی ہے۔ لڑکیوں کی سکولوں تک آمد و رفت کی سہولیات بھی یقینی بنائی جانی چاہییں۔

☆ مقامی آبادی میں سے اساتذہ کی بھرتی کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ بھرتی کے لیے مقررہ معیار پر نظر ثانی کی جانی چاہیے اور تمام مقامی علاقوں میں اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام شروع کیے جانے چاہییں۔

☆ اساتذہ کے جلد جلد تبادلوں پر پابندی عائد کی جائے اور سکولوں کی مستقل بنیادوں پر اِنسپکشن یقینی بنائی جائے تاکہ علم ہو سکے کہ سکول مناسب طور پر چل رہا ہے یا نہیں۔

اعلیٰ سطحی تعلیم میں طلبہ کے مسائل

☆ یونی ورسٹیوں کو لازماً طلبہ کے حق انجمن کو بحال کرنا چاہیے اور اعلیٰ سطحی تعلیمی اِداروں میں فیصلہ سازی میں ان کی نمائندگی یقینی بنانی چاہیے۔

☆ خطے کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ جو ملتان اور دیگر شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں اُن کے لیے فعال ہوسٹلز بنائے جائیں۔

☆ پُر امن احتجاج یا خصوصی دِن منانے، مثلاً عورت مارچ، وغیرہ میں شرکت کرنے والے طالب علموں کے خلاف کسی بھی قسم کی تعزیری کارروائی نہ کی جانی چاہیے۔ ایسا کوئی بھی منفی قدم اُٹھانے والوں کا احتساب یقینی بنایا جانا چاہیے۔

☆ یونی ورسٹیاں، مثلاً بہاء الدین ذکریہ یونی ورسٹی کو ملحقہ کالجوں کے لیے لازماً ایسے اقدامات کرنے چاہییں جو انھیں ضوابط کی پاس داری پر مجبور کریں۔ کالج یا یونی ورسٹی انتظامیہ کی طرف سے کی جانے والی بدانتظامی کا ملبہ طلبہ پر نہیں گرنا چاہیے۔

☆ یونی ورسٹیوں اور کالجوں میں جنسی ہراسانی کی شکایات پر سنجیدہ نوٹس لیا جانا چاہیے۔ ہر تعلیمی ادارے میں ایسی تفتیشی کمیٹیاں ہونی چاہییں جو جنسی ہراسانی کی تحقیق کریں، اور ایسی کمیٹیوں کے متعلق معلومات کو طلبہ کے درمیان وسیع پیمانے پر پھیلانا چاہیے۔

امن مارچ

ڈاکٹر توصیف احمد خان

بھارت کے تین سماجی کارکن جنون کی اس فضاء میں امن مارچ کے لیے کراچی پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے کراچی کے علاقہ قصرِ ناز سے کراچی پریس کلب تک امن مارچ کیا۔

ملک کی سول سوسائٹی کے نمائندوں، بھارت اور پاکستان کے درمیان امن اور عوام کے درمیان رابطوں کے لیے جدوجہد کرنے والے امن کے شیدائی ان تینوں افراد سے یکجہتی کے لیے اس مارچ میں شریک ہوئے۔ ایس نینن، وشوا مترا اور جلائنڈ ہرناتھ گاندھی جی کے عدم تشدد اور فلسفہ کے امین ہیں اور پوری دنیا میں اس کا پرچار کر رہے ہیں۔ سابق وزیر اعظم عمران خان کے دور اقتدار میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات سرد مہری کی آخری سطح کو عبور کر گئے تھے۔ بھارتی حکومت نے جب جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کشمیر کے بارے میں بھارتی یونین کے آئین کی شق 378 کو ختم کر کے اس کی خصوصی حیثیت ختم کی تھی تو پاکستان کی حکومت نے احتجاجاً اور کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لیے بھارت سے تعلقات کو منفی صفر درجہ تک پہنچایا تھا۔ بھارت میں مذہبی جنونیت کے خوفناک مناظر روزمرہ کا معمول بن گئے تھے۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے بیانات نے فضا کو مسلسل کشیدہ رکھا۔

شہباز شریف حکومت کے قیام کے بعد تعلقات میں سرد مہری میں کچھ نرمی آئی۔ پاکستان کی حکومت نے ان تینوں بھارتی باشندوں کو پاکستان آنے کے لیے ویزا دیا اور کراچی میں امن مارچ کرنے کی اجازت دی۔ یہ تینوں افراد مہاتما گاندھی کے عدم تشدد اور انسانوں کے درمیان دوستی کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے دنیا کے مختلف ممالک میں پیدل امن مارچ کر چکے ہیں۔

ایس نینن بنیادی طور پر انجینئر ہیں اور سوشل ورکر ہیں۔ انھوں نے گزشتہ 5 برسوں کے دوران 46 ممالک میں پیدل امن مارچ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سچا مذہب وہ ہے جو دنیا کے انسانوں کو متحد کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ بچے انسانیت کا مستقبل ہیں، وہ بچوں کو مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کے فلسفہ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ معاشرہ میں برداشت اور درد کا رشتہ ہونا چاہیے اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ معاشرہ سے ناانصافی، کسی بھی قسم کا امتیاز اور عدم مساوات اور ماحولیاتی آلودگی کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ جلائنڈ ہرناتھ بنیادی طور پر امن کے داعی ہیں۔ وہ بنیادی طور پر مہاتما گاندھی کے آشرم میں رہتے ہیں۔

ان کا شمار ایک اچھے گلوکار، موسیقار اور مجسمہ ساز میں ہوتا ہے۔ وہ بھارت کے مختلف علاقوں میں جا کر امن کے گیت گاتے ہیں۔ انھوں نے 2018ء میں گاندھی جی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے طویل فاصلہ پیدل طے کیا اور تین ممالک میں امن کے پیغام کے لیے پیدل مارچ کیا تھا۔ ان تینوں افراد نے 2018 میں گاندھی جی اور منڈیلا کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوا کر جنوبی افریقہ میں 1450 کلومیٹر کا فاصلہ امن کے بینر اٹھائے پیدل طے کیا تھا۔ یہ لوگ 22 جولائی 2022 کو واہگہ کے راستہ پیدل پاکستان میں داخل ہوئے، ریل کے ذریعہ کراچی آئے۔

ان کا ارادہ ہے کہ شکارپور سے ہوتے ہوئے لاہور جائیں گے اور 14 اور 15 اگست کی رات کو دونوں ممالک کی آزادی کا دن منائیں گے۔ ان تینوں افراد نے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ ویزا کا عمل آسان اور تیز کیا جائے تاکہ عام آدمی کے ایک دوسرے کے ملک جانے کا عمل آسان، تیز اور سستا ہو جائے۔ رینا چھابڑا 1930 میں متحدہ ہندوستان میں راولپنڈی میں پیدا ہوئیں۔ تقسیم کے بعد وہ اپنے خاندان کے ساتھ بھارت چلی گئیں۔ ان کی آخری خواہش تھی کہ زندگی میں ایک دفعہ اپنا آبائی گھر دیکھ لیں جہاں ان کا بچپن گزرا تھا۔ حکومت پاکستان نے اس بوڑھی عورت کی خواہش کا احترام کیا اور میڈم رینا کو پاکستان آنے کا ویزا دیا۔ رینا راولپنڈی آئیں، وہ اپنے آبائی گھر گئیں۔ اس گھر کے مکینوں نے رینا کا پرجوش استقبال کیا۔ رینا کی خواہش تھی کہ وہ ایک رات اپنے آبائی گھر میں اسی کمرہ میں گزاریں جہاں ان کا بچپن گزرا تھا۔ اس مکان کے مکینوں نے ان کی اس خواہش کا احترام کیا۔ رینا کو اپنے بچپن کی یادیں تازہ کرنے کا موقع ملا۔ رینا کہتی ہیں کہ انھیں اپنے والدین، بہن اور بھائی یاد آئے۔ وہ مری بھی گئیں جہاں کبھی ان کے ایک قریبی عزیز کا ہوٹل تھا۔ یہ ہوٹل اب بھی موجود ہے۔ رینا نے امرتسر پہنچ کر کہا کہ ''ان کے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ وہ پاکستانی شہریوں کا شکریہ ادا کریں۔'' رینا کہتی ہیں کہ ''وہ ہمیشہ یہ کہتی رہیں کہ میرا ہوم ٹاؤن راولپنڈی میں ہے'' وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ ''وہ لوگ جو تقسیم سے پہلے پیدا ہوئے ان کے لیے ضرور ویزے کی پابندیاں ختم ہونی چاہئیں۔'' رینا نے بتایا کہ وہ بچپن کی یادوں میں کھو گئی تھیں۔

وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری، وزراء خارجہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ازبکستان گئے، دارالحکومت تاشقند گئے۔ اس کانفرنس میں بھارت کے وزیر خارجہ جے کرشن بھی موجود تھے۔ اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلاول بھٹو زرداری اور جے کرشن کے درمیان کانفرنس کے دوران ملاقات نہیں ہوئی مگر بلاول بھٹو نے تاشقند میں بھارت کے ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے بھارت ہمارا پڑوسی ہے اور ہم پڑوسی کو تبدیل نہیں کرسکتے۔ آپ زندگی میں بہت سی چیزوں کا انتخاب کرسکتے ہیں مگر اپنے پڑوسی کو تبدیل نہیں کرسکتے۔ پاکستان اور بھارت ایسی ہی فیملی کے ارکان ہیں اور وزیر خارجہ کونسل کی وسیع تر اسکیموں میں شامل ہیں۔ بلاول نے اس انٹرویو میں اس بات کی تردید نہیں کی کہ ان کی بھارتی وزیر خارجہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ یوکرین اور روس کی جنگ کے ختم ہونے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں مگر اس جنگ کے اثرات پوری دنیا پر پڑے ہیں۔ اس جنگ کے اثرات پاکستان اور بھارت پر بھی پڑے ہیں۔ پاکستان میں بجلی، گیس اور پیٹرول نے عام آدمی کی کمر توڑ دی۔ حکومت کو عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف سے ایک ارب ڈالر کی امداد کے لیے بنیادی اشیاء پر سبسڈی واپس لینی پڑی مگر ابھی یہ بات واضح نہیں کہ آئی ایم ایف اگست میں پاکستان کو امداد فراہم کرے گا۔ پاکستان کے ڈیفالٹ ہونے کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارت بند ہونے کا زیادہ نقصان پاکستان کو ہوا۔ پاکستان بھارت سے ادویات، پھل، سبزیاں اور آئی ٹی کے آلات اور ادویات درآمد کرتا تھا۔ کتے کے کاٹنے کی ویکسین بھارت سے آتی تھی۔ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے سے علاج کے لیے بھارت جانے والے مریضوں کی زندگی داؤ پر لگ گئی۔

پاکستان کی نئی حکومت نے امن مارچ کرنے والے تین افراد اور 90 سالہ خاتون کو ویزا جاری کر کے حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کی ہے جس سے بھارت سمیت دنیا بھر میں پاکستان کا انسان دوست چہرہ ابھر کر سامنے آیا ہے، اگر کشمیر میں وزیر اعظم شہباز شریف اور وزیر اعظم مودی شنگھائی کانفرنس میں شرکت کے لیے چین کے صنعتی شہر شنگھائی جائیں تو دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات ضروری ہے۔ پاکستان کے بھارت سے تعلقات معمول پر آئے تو اقتصادی بحران کم ہوگا۔ (بشکریہ روزنامہ ایکسپریس)

فیصل آباد: 12 احمدیوں کی قبروں کی توڑ پھوڑ پر مقدمہ درج

فاطمہ علی

فیصل آباد کے چک 203 رب مانوالہ میں احمدیوں کے قبرستان میں توڑی گئی قبریں

فیصل آباد کے سٹی پولیس آفیسر عمر سعید ملک کے مطابق واقعے کی ایف آئی آر نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی ہے اور ابھی کوئی گرفتاری نہیں ہوئی، تاہم پولیس نے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔

پنجاب کے ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں میں واقع احمدی کمیونٹی کے قبرستان میں نامعلوم افراد نے 21 اور 22 اگست کی درمیانی شب 16 قبریں توڑ ڈالیں، جس کا مقدمہ گذشتہ رات درج کر لیا گیا۔

یہ واقعہ چک 203 رب مانوالہ میں پیش آیا، جس کی ایف آئی آر مانوالہ کے ایک رہائشی ایاز محمود کی مدعیت میں تھانہ منصور آباد میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 297 کے تحت درج کی گئی۔ فیصل آباد کے سٹی پولیس آفیسر عمر سعید ملک نے اس حوالے سے انڈپینڈنٹ اردو کو بتایا کہ واقعے کی ایف آئی آر نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی ہے اور ابھی کوئی گرفتاری نہیں ہوئی، تاہم پولیس نے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔

مدعی نے ایف آئی آر میں دیے گئے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور وہ مانوالہ کے رہائشی ہیں، جہاں احمدیوں کے 25 گھرانے قیام پاکستان سے پہلے کے آباد ہیں۔

انہوں نے لکھا: ’یہاں احمدی عرصہ دراز سے امن و امان سے رہتے آئے ہیں اور ان کے قریبی رہائشیوں کو ان سے کبھی کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔‘

مدعی نے واقعے کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ ’21 اور 22 اگست کی درمیانی شب علاقے میں واقع احمدیوں کے قبرستان میں موجود قبروں میں سے 12 پر نامعلوم افراد نے توڑ پھوڑ کر کے قبروں کی بے حرمتی کی۔ اس واقعے سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور احمدی گھرانوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔‘

انہوں نے ایف آئی آر میں درخواست کی کہ اس واقعے میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کر کے احمدیوں کو انصاف دلوایا جائے اور ان کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

اس سارے واقعے کے حوالے سے انجمن احمدیہ پاکستان کے انچارج پریس سیکشن عامر محمود نے انڈپینڈنٹ اردو کو بتایا کہ ’یہ قبرستان 1947 سے یہاں موجود ہے اور اس عمل سے سوگوار خاندانوں میں شدید غم و غصہ ہے جو انصاف کے لیے حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ واضح طور پر تمام انسانی اقدار کے خلاف ہے۔‘

عامر محمود نے مزید بتایا کہ رواں برس کل 185 احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی گئی۔

> **مدعی نے واقعے کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا کہ ’21 اور 22 اگست کی درمیانی شب علاقے میں واقع احمدیوں کے قبرستان میں موجود قبروں میں سے 12 پر نامعلوم افراد نے توڑ پھوڑ کر کے قبروں کی بے حرمتی کی۔**

’اگر ہم گذشتہ ایک دو سالوں کی بات کریں تو جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں وہ پنجاب میں ہی ہوئے ہیں۔ دوسرے صوبوں میں صورت حال قدرے بہتر ہے۔‘

انہوں نے مزید بتایا: ’رواں برس چار فروری کو بھی حافظ آباد میں پولیس نے 45 قبروں کے کتبے توڑے تھے۔ 16 فروری کو گجرانوالہ کے ایک علاقے میں احمدیوں کی 43 قبروں کے کتبوں سے تحریریں مٹائی گئیں اور ان پر رنگ کر دیا۔ اس کے بعد چھ اپریل کو سیالکوٹ میں بھی 45 احمدیوں کی قبروں کے کتبوں سے تحریریں مٹا دی گئیں۔‘

’17 مارچ کو ضلع فیصل آباد میں پانچ احمدیوں کی قبروں کے کتبوں پر درج تحریروں کو جواز بنا کر احمدیوں کو پولیس سٹیشن طلب کیا گیا۔ 11 مئی کو سرگودھا کے ایک علاقے میں 30 احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑے گئے۔‘

ان کا کہنا تھا کہ ’اب جو حالیہ واقعہ ہے اس میں تو ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے یہ حرکت کی لیکن باقی واقعات میں پولیس نے کتبے توڑے یا تحریروں پر رنگ پھیر دیے۔ بہت سی جگہوں پر پولیس خود یہ کام کرتی ہے جبکہ ان کو ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور وہ بغیر کسی عدالتی حکم کے یہ کام کرتے ہیں۔‘

تاہم سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد عمر سعید ملک نے عامر محمود کے ان الزامات کو مسترد کر دیا۔

انہوں نے انڈپینڈنٹ اردو کو بتایا: ’میں ان (عامر محمود) کی اس بات کی تردید کرتا ہوں۔ اگر ان کے پاس ایسا کوئی ثبوت ہے تو وہ میرے ساتھ شیئر کریں، میڈیا سے شیئر کریں کہ ایسا ہوا ہے کہ مقامی پولیس ملوث ہے۔‘

ان کا مزید کہنا تھا: ’میں یہ بات بہت اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے، لیکن اگر احمدیہ جماعت یہ بات کرتی ہے تو وہ ضرور ہمیں بتائیں کیونکہ اگر ایسا ہے تو ہم اس میں ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کریں گے۔‘

سی پی او عمر سعید ملک کے مطابق: ’جس کا جو آئینی حق ہے اس کو مہیا کرنا پولیس کا کام ہے۔ جس طرح ابھی ہم نے حالیہ واقعے کی ایف آئی آر درج کی ہے تو اس میں کیمروں کی مدد سے یا دیگر وسائل کی مدد سے ملزمان کی شناخت ہوگئی تو ہم ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں گے۔‘

(بشکریہ انڈیپنڈنٹ اردو)

سیلاب کی تباہ کاریاں
متاثرین امداد کے منتظر

سانگھڑ ضلع سانگھڑ 6 تعلقوں پر مشتمل ہے جن میں سانگھڑ، شہداد پور، ٹنڈو آدم، کھپرو جام نواز علی اور سنجھورو ہیں۔ ضلع سانگھڑ کے تمام تعلقوں کو آفت زادہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اس ضلع میں سب سے اچھی فصل کپاس کی پیدا ہوتی جو کہ تمام کی تمام بارشوں نظر ہوگئی ہے زمینوں میں 3 فٹ سے 5 فٹ تک پانی کھڑا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے تمام فصلیں خراب ہوگئی ہے اس کے علاوہ بھی کئی ہزاروں افراد مال مویشی جن میں بکریاں بھینسیں گائے گدھے مر گئے ہیں گھاس بھی ختم ہوچکی ہے تو کئی بھوک کی وجہ سے بھی مر گئے ہیں اس بار ضلع سانگھڑ معمول سے 400 فیصد زاہد بارشیں ہوئی ہے سانگھڑ ضلع 656 ملی لیٹر بارش ریکارڈ کی گئی 1721 دیہات 19 ہزار 854 مکانات بالکل تباہ و برباد ہو چکے جبکہ ہزاروں مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے RRC پکے مقانات میں دراڑیں چھتیں خراب ہوچکی ہیں۔ سانگھڑ انتظامیہ کے مطابق 11 اموات 14 افراد زخمی ہوئے جبکہ 20 ہزار 254 خاندان اور ایک لاکھ دو ہزار دو سو بیاسی افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ ضلع بھر 3 لاکھ 55 ہزار 480 ایکٹر رقبہ فصلیں کاشت کی گئی تھی جو کہ بالکل تباہ و برباد ہوچکی ہے ضلع بھر کی 164 کلو میٹر سڑکیں اور 317 شولڈرز 6 پل اور 99 نالے بھی تباہ ہو چکے ہیں اس وجہ سے ضلع سانگھڑ میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ شہر کے بیشتر علاقے میں کئی کئی گھنٹوں سے بجلی نہ ہونے کے باعث پینے کے پانی کا بحران شدت اختیار کر گیا بیشتر علاقوں میں ٹرانسفر خراب ہونے کے باوجود حیسکو انتظامیہ نے خاموشی اختیار کر لی گئی۔ بارہا شہریوں کی جانب سے بجلی کی عدم دستیابی کے خلاف احتجاج بھی کئے گئے لیکن حیسکو انتظامیہ کی جانب سے بجلی کی فراہمی نہ کئی گئی۔ بیشتر علاقوں میں پانچ سے چھ فٹ پانی کھڑا ہوگیا۔ عوام کی مشکلات میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے عوام کا مطالبہ ہے متاثرین کو ریسکیو کر کے سرکاری اسکولوں کو ریسیکو کیمپ میں تبدیل کیا جائے۔ آفت زدہ قرار دیئے جانے کے باوجود شہر سمیت بیشتر علاقے بجلی کی فراہم نہیں گئی اس علاوہ بارشوں کی وجہ سے تقریباً تمام علاقوں مچھروں کی یلغار پیدا ہوچکی جس کے لیے ڈپٹی کمشنر سانگھڑ مچھر مار اسپرے بھی نہیں کرا سکے نہ ہی شہروں سے پانی نکلوا سکیں وزیر اعلی سانگھڑ ضلع کے دورے پر جب آئے تو شہریوں نے ڈی سی کے خلاف شکایتوں انبار لگا دیے جس بنا پر ڈپٹی کمشنر سانگھڑ کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔

(ابراہیم خلجی)

سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہونے والے نقصانات کا ازالہ کیا جائے

نوشکی 28 جولائی کو نوشکی میں طوفانی بارش اور سیلابی ریلوں نے تباہی مچادی۔ ضلع کا انفرا سٹرکچر تباہ برباد ہوگیا جس سے نوشکی کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ کلی قادر آباد، کلی مینگل، کلی بادینی، کلی جمالدینی، کلی بٹو ڈاڈیڈار زنگی آباد قاضی آباد غریب آباد کلی نوشیرواں مل زیادہ متاثر ہوہے ایک اندازے کے مطابق 5000 مکانات سیلابی ریلوں میں بہہ گئے متاثرین کے گھریلو سامان پانی میں بہہ گئے یا ملبے تلے دب گئے قادر آباد میں حفاظتی بند ٹوٹنے سے 8 خواتین بھی سیلابی ریلے میں بہہ گئی علاقے کے باشندوں نے انھیں بروقت ریسکیو کر کے بچالیا لیکن انھیں کافی چوٹیں آئیں نوشکی کی تمام رابط سڑکیں پانی میں میں بہہ گئی ابنوشی اور گیس کے لیے بچھائی گئی پائپ لائنیں بھی پانی میں بہہ گئی پانی اور گیس کی عدم فراہمی سے متاثرین کے مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا اس قیامت خیز گرمی میں متاثرین کھلے آسمان تلے کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں قادر آباد کا ایک شہری مرزا خان سیلابی ریلے میں بہہ گیا اس کی موت واقع ہوئی دوسری جانب نوشکی ڈسٹرکٹ میں زرعی شعبہ بھی تباہ ہوگیا ہزاروں ایکڑ رقبے پر کپاس پیاز ٹماٹر سبزیاں پانی میں بہہ گئی انگور انار کے باغات زرعی بندات ٹیوب ویل اور سولر پیلیٹس سیلابی ریلوں کی نظر ہو گئے اور اسی طرح بڑی تعداد میں گلہ بانوں کے مال مویشی بھی سیلابی ریلوں میں بہہ گئے متاثرین کو پی ڈی ایم اے ایف سی ضلعی انتظامیہ ہرے کرشنا ویلفیر سوسائٹی اسلامک ریلیف الخیر ٹرسٹ اور دیگر سماجی تنظیموں کی جانب سے ریلیف دی جا رہی ہے جو انتہائی ناکافی ہیں اب موسم سرما قریب ہے اس لیے متاثرین مکانات کی دوبارہ تعمیر کے لیے گرانٹ کی بروقت اور جلد فراہمی کو یقینی بنایا جائے زمین داروں کے نقصانات کے ازالہ کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

صوبائی حکومت نے نوشکی ڈسٹرکٹ کو آفت زدہ تو قرار دیا ہے علاقہ کے زمین دار میر محمد اشرف جمالدینی حاجی نور احمد بلوچ زمین دار ایکشن کمیٹی کے صدر میر محمد اعظم ماندائی سلیم دوست جمالدینی نے ایچ آر سی پی کے کوآرڈینیٹر کو بتایا پندرہ دن گزرنے کے باوجود بھی متاثرین کو آفت زدہ ہونے والی مراعات نظر نہیں آ رہی ہے کئی متاثرین نے شکایت کی ریلیف منظور نظر اور سیاسی ورکروں میں تقسیم کیا جا رہا ہے نوشکی کے عمر رسیدہ بزرگوں کے مطابق گزشتہ پچاس برسوں میں ہم نے ایسی طوفانی بارش اور تباہی نہیں دیکھی ہے۔ سیلابی ریلوں سے نقصانات کی بڑی وجہ آبی گذرگاہوں پر تجاوزات سے ہوئی ڈیموں کی تعمیر میں ناقص میٹریل کے استعمال سے بھی ڈیموں میں شگاف پڑ گیا آر سی ڈی شاہراہِ این 40 بھی بری طرح متاثر ہوئی پاکستان کو ایران سے ملانے والی ریلوے ٹریک نوشکی احمد وال مل میں کئی مقامات پر شگاف پڑنے سے 22 جولائی سے پاکستان اور ایران کے مابین ریلوے کا رابط منقطع ہو گیا ہے۔

ریلوے زرائع کے مطابق ریلوے ٹریک کی بحالی میں ایک ماہ لگ سکتا ہے نوشکی میں اتنے بڑے پیمانے پر تباہی اور بربادی پر وزیر اعلیٰ بلوچستان چیف سیکرٹری بلوچستان کسی سیاسی جماعت کے سربراہ نے نوشکی میں متاثرین کی خیریت دریافت کرنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی متاثرین نے وزیر اعظم بین الاقوامی اداروں وزیر اعلیٰ بلوچستان اور انسانی حقوق کے تنظیموں سے اپیل کی ہے متاثرین کے بحالی کے لیے ترجیحی بنیادوں پر حکمت عملی وضع کرتے ہوئے سیاست سے بالاتر ہو کر موسم سرما سے قبل متاثرین کی بحالی کو یقینی بنائیں۔

(محمد سعید بلوچ)

ضلع بینظیر آباد میں بارشوں سے تباہ کاریوں کی صورتحال

بینظیر آباد مون سون بارشوں کے وجہ سے ضلع بینظیر آباد سمیت صوبہ سندھ کے بیشتر اضلاع میں بدترین تباہی کی صورتحال نے انسانی زندگیوں کیلیے بڑے چیلینجز کھڑے کردیے ہیں سندھ میں بالخصوص ماہ اگست 2022 کے دوسرے عشرے میں ہونے والی شدید ترین بارشوں نے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں حکومت سندھ کے اعلامیہ کے مطابق سندھ میں ہونے والی بارشیں 400 فیصد زیادہ ہوئی ہیں ضلع بینظیر آباد میں ماہ اگست کے دوسرے عشرے کے دوران بارشوں سے 443 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہیں اس دوران ضلع بھر میں 19 افراد جاں بحق ہوئے جبکہ 26 افراد زخمی ہوئے ہیں۔سرکاری اعدادوشمار کے مطابق ضلع بےنظیر آباد میں برساتوں کے نتیجے میں ایک لاکھ 35 ہزار سے زائد افراد بے گھر ہوئے ہیں جبکہ 2 لاکھ 5 ہزار 810 ایکڑ زرعی اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں جبکہ مزید نقصان کا تخمینہ لگانے کیلیے سروے کیا جائے گا۔ضلع میں بارشوں کے نتیجے میں سینکڑوں جانوروں کی اموات ہوئی ہیں جبکہ ضلعی انتظامیہ نے ایک محتاط اندازہ بیان کیا ہے جس کے مطابق 154 مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔ضلعی انتظامیہ نے جو اعداوشمار جاری کیے ہیں ان کے مطابق شہری و دیہی علاقوں میں 26287 مکانات منہدم ہوئے اور جبکہ کچی جھونپڑیوں میں رہنے والے ہزاروں افراد بے گھر ہوگئے۔نواب شاہ شہر کے گنجان آباد علاقے تاج کالونی۔منو آباد۔ایسر پورہ۔غریب آباد کیمپ نمبر 2۔ پیلا کیمپ۔مریم روڈ۔مہاجر کالونی میں بھی کئی بوسیدہ مکانات کی چھتیں اور دیواریں منہدم ہوگئیں ضلعی انتظامیہ کے مطابق نواب شاہ شہر میں 60 سے زائد مکانات اور عمارتیں بوسیدگی کے باعث متاثر ہوئی ہیں۔شہری علاقوں میں نکاسی آب کا موثر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے نواب شاہ کا پوش علاقہ نواب شاہ ہاوسنگ سوسائٹی اور زرداری ہاوس کے اطراف کے علاقے بھی پانی میں ڈوبے رہے اور دو سے تین فٹ پانی کھڑا رہا۔نواب شاہ شیر کی ریلوے کالونی مکمل طور پر ڈوب گئی جبکہ نواب شاہ پولیس لائن کا کونی بھی کئی فٹ تک ڈوب رہی۔بارشوں کے دوران واٹر ڈسپوزل میں بجلی کی عدم موجودگی کے باعث جنریٹر تو مہیا کیے گئے مگر فیول فراہم نہ کرنے کی وجہ سے برساتی پانی نکالنے کے اقدامات غیر موثر رہے جس کی وجہ سے نواب شاہ کے پوش علاقوں سمیت گنجان آبادی والے علاقوں میں سیلابی صورتحال رہی۔کوگوں کے گھروں میں تین سے چار فٹ تک پانی بھر جانے کی وجہ سے قیمتی سامان اور املاک کو شدید نقصان پہنچا۔اگست کے دوسرے عشرے کی اس تباہ کن بارش نے میونسپل انتظامیہ اور ضلعی انتظامیہ کی کارکردگی پر کئی سوال داغ دیے۔ادھر سرکاری افسران کے دھواں دار دورے تو دیکھنے میں آئے مگر کارکردگی صفر رہ جانے کی وجہ سے شہری مسلسل پانی کی لپیٹ میں رہے۔نواب شاہ شہر کے تجارتی مراکز موہنی بازار۔لیاقت مارکیٹ۔ کچہری روڈ چکرہ بازار اور موبائل مارکیٹ کے علاوہ ہمنو آباد بازار۔ریشم بازار۔کی دکانوں میں بھی پانی داخل ہوگیا جس سے تاجروں کا کروڑوں روپے کا نقصان کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔نواب شاہ میں بنائے گئے برساتی نالوں میں رکاوٹوں کو فی الفور دور نہ کیے جانے کی وجہ سے شہر کئی اہم مقامات پر پانی اوور فلو ہوکر گٹروں کے گندے پانی کی آمیزش کیساتھ کئی روز تک کھڑا رہا۔شہید بےنظیر آباد میں نواب شاہ کے بعد سب سے زیادہ نقصانات دوڑ تحصیل میں ریکارڈ ہوئے جہاں مکانات کے منہدم ہونے جانی نقصان۔مویشیوں کی ہلاکت اور زراعت کی تباہ کاری شامل ہے۔نوابشاہ اور اس کے مضافات میں واقع قبرستانوں کی حالت بھی بہت زیادہ خراب رہی۔جبکہ سرکاری دفاتر کی عمارتیں اور احاطے بھی پانی میں ڈوبے نظر آئے۔بارشوں کے دوران نواب شاہ اور مضافاتی علاقوں میں بجلی کی مسلسل بندش رہی۔بجلی کی بحالی کیساتھ ہی کئی علاقوں میں کرنٹ لگنے کے واقعات بھی رونما ہوئے۔بارشوں سے متاثرین کی بڑی تعداد بے سرسامانی کے عالم میں اسکولوں کی عمارتوں سمیت محفوظ مقامات پر منتقل ہوگئے جہاں وہ دو روز تک بے سروسامانی کے عالم میں رہے۔ضلعی انتظامیہ کے مطابق پی ڈی ایم اے کی جانب سے ضلعی انتظامیہ کو 5 ہزار 740 ٹینٹس ملے ہیں جبکہ 16 ہزار 450 مچھر دانیاں ملی ہیں۔ضلع بھر میں 74 میڈیکل ریلیف کیمپس کے علاوہ 20 موبائیل میڈیکل کیمپس برسات متاثرین کی صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کررہے ہیں جبکہ مویشیوں کی ویکسینیشن کیلیے بھی میڈیکل کیمپ لگائے گئے ہیں۔

(آصف البشر خان)

راجن پور سیلاب کی صورتحال

راجن پور محکمہ صحت پنجاب کی رپورٹ کے مطابق جنوبی پنجاب کے 1 لاکھ 40 ہزار سے زائد سیلاب متاثرین مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔ڈی جی خان، راجن پور میں گزشتہ 7 روز کے دوران سیلاب زدگان کی بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔جنوبی پنجاب کے 37 ہزار سے زائد سیلاب زدگان سانس کی بیماریوں میں مبتلاھیں۔ ہزاروں زائد سیلاب زدگان خارش اور جلدی امراض کا شکار ہو چکے ہیں۔جنوبی پنجاب کے 17 ہزار سے زائد سیلاب متاثرین ڈائریا، 20 ہزار سے زائد تیز بخار میں مبتلا ہیں۔21 سیلاب زدگان کو کتوں نے کاٹا لیا، ڈیرہ غازی خان میں 2 کو سانپ نے ڈس لیا۔اب تک 2500 سے زائد سیلاب زدگان آنکھوں کی بیماری، تین ہزار سے زائد زخمی رپورٹ ہوئے۔جبکہ 30 ہزار سے زائد سیلاب زدگان دیگر یا پہلے سے ہونے والی بیماریوں کے ساتھ میڈیکل کیمپس پر آئے۔راجن پور میں 68 ہزار، ڈیرہ غازی خان میں 58 ہزار سے زائد سیلاب زدگان بیماریوں میں مبتلاھیں اور لیہ میں 8 ہزار، مظفر گڑھ میں 6 ہزار سے زائد سیلاب زدگان بیماریوں کا شکارھیں۔جن میں 60 سے 70 فیصد سیلاب زدگان بیماریوں کے ساتھ گزشتہ 7 روز کے دوران میں رپورٹ ہوئے۔سیلاب زدگان میں سانس کی تکلیف، خارش، تیز بخار، ڈائریا سب سے زیادہ رپورٹ ہوئے۔

(مشتاق رضوی)

پچاس سالہ خاتون کی لاش برآمد

باڑہ 06 اگست کو ضلع خیبر تحصیل باڑہ آکاخیل میں پچاس سالہ خاتون کی لاش برآمد ہوئی ہے جس کو فائرنگ کرکے قتل کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق باڑہ آکاخیل کے نواحی فقیر آباد کے علاقے میں مقامی لوگوں کی اطلاع پر کہ وہاں پر ایک خاتون کی لاش پڑی ہوئی ہے جس پر پولیس پہنچی لاش کے کے قریب پستول کے خول بھی پڑے ہوئے تھے۔مقامی لوگوں نے کہا کہ رات کے وقت انہوں نے فائرنگ کی آواز سنی تھی اور صبح پتہ چلا کہ یہاں کسی خاتون کو قتل کرنے کے بعد ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش قبضے میں لے لی اور شواہد اکٹھے کرنے کے لاش پوسٹ مارٹم کیلئے روانہ کردی جس کے بعد شناخت نہ ہونے پر لاش کو مردہ خانے منتقل کردیا گیا۔پولیس نے رپورٹ درج کرکے تفتیش شروع کردی۔

(مسعود شاہ)

سیلاب سے متاثرہ ساڑھے 6 لاکھ حاملہ خواتین کو طبی خدمات کی اشد ضرورت

ادارے نے مزید کہا کہ حمل اور بچے کی پیدائش ہنگامی حالات یا قدرتی آفات کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کر سکتی

اسلام آباد جنسی اور تولیدی صحت کے ادارے اقوام متحدہ کے پاپولیشن فنڈ (یو این ایف پی اے) نے سیلاب سے متاثر ہونے والی خواتین کی تاریک تصویر پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان علاقوں میں کم از کم ساڑھے 6 لاکھ حاملہ خواتین کو، جن میں سے 73 ہزار کے ہاں آئندہ ماہ ولادت متوقع ہے، زچگی کی صحت کی خدمات کی اشد ضرورت ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے ادارے نے یہ بھی متنبہ کیا کہ بہت سی خواتین اور لڑکیاں صنفی بنیاد پر تشدد کے بڑھتے ہوئے خطرے میں ہیں کیونکہ سیلاب میں تقریباً 10 لاکھ مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ادارے نے کہا کہ 'اگلے مہینے تک 73 ہزار خواتین کے ہاں پیدائش متوقع ہے اور ان کو ماہر دائی، نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال اور مدد کی ضرورت ہوگی۔ یو این ایف پی اے پاکستان کے قائم مقام نمائندے ڈاکٹر بختیار قادروف نے کہا کہ یو این ایف پی اے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ حاملہ خواتین اور نئی ماؤں کو انتہائی مشکل حالات میں بھی زندگی بچانے والی خدمات ملیں، شراکت داروں کے ساتھ کام کر رہا ہے'۔ اقوام متحدہ کے ادارے کے مطابق سندھ میں ایک ہزار سے زائد صحت کی سہولیات کو جزوی یا مکمل طور پر نقصان پہنچا، جب کہ بلوچستان کے متاثرہ اضلاع میں صحت کی 198 سہولیات کو نقصان پہنچا۔ ادارے نے مزید کہا کہ سڑکوں اور پلوں کو پہنچنے والے نقصان نے لڑکیوں اور خواتین کی صحت کی سہولیات تک رسائی کو اور متاثر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر بختیار قادروف نے کہا کہ 'ہم انسانی ہمدردی کے چیلنج والے حالات کے باوجود مکمل طور پر کام کرنے کے لیے آلات اور انسانی وسائل کے ساتھ صحت کی سہولیات کی حمایت جاری رکھیں گے۔' اپنے ہنگامی ردعمل کو تیز کرنے کے لیے یو این ایف پی اے پاکستان نے سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں فوری ترسیل کے لیے 8 ہزار 311 ڈگنٹی کٹس، 7 ہزار 411 نوزائیدہ بچوں کی کٹس، اور 6 ہزار 412 کلین ڈلیوری کٹس خریدیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے نے کہا ہے کہ وہ صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام اور ردعمل کی خدمات کو بھی ترجیح دے رہی ہے، جس میں طبی اور نفسیاتی مدد بھی شامل ہے۔

یو این ایچ سی آر کی مزید مدد کی اپیل

اقوامِ متحدہ کمیشن برائے انسانی حقوق نے بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں امدادی سامان پہنچایا ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین فلیپو گرانڈی نے عالمی برادری سے کہا کہ وہ اس تباہی سے نمٹنے کے لیے پاکستان کے ردعمل میں اپنا تعاون بڑھائے۔ اب تک یو این ایچ آر سی نے پناہ گزین دیہاتوں کے ساتھ ساتھ میزبان کمیونٹیز کو 71 ہزار سے زیادہ ہنگامی امدادی اشیا فراہم کی ہیں، جن میں خیمے، پلاسٹک کی ترپالیں، سینیٹری مصنوعات، کھانا پکانے کے چولہے، کمبل، شمسی لیمپ اور سونے کی چٹائیاں شامل ہیں۔ ایک بیان میں کہا گیا کہ مزید برآں ادارے نے 10 ہزار بوریاں بھی فراہم کیں تاکہ گھرانوں کو ان کے گھروں کے اردگرد دفاعی تحفظ فراہم کیا جاسکے، اب تک 15 لاکھ ڈالر سے زیادہ کی امداد فراہم کی جا چکی ہے لیکن مزید امداد کی ضرورت ہے۔

(بشکریہ ڈان)

پاکستان میں تباہ کن سیلاب سے 30 لاکھ سے زائد بچے خطرات کا شکار

اسلام آباد اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے اطفال (یونیسیف) نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان کی حالیہ تاریخ کے سب سے شدید سیلاب کی وجہ سے 30 لاکھ سے زائد بچوں کو انسانی امداد کی ضرورت ہے اور وہ پانی سے پھوٹنے والی بیماریوں، ڈوبنے اور غذائی قلت کے بڑھتے ہوئے خطرات سے دوچار ہیں۔ یونیسیف نے ایک بیان میں بتایا کہ ادارہ متاثرہ علاقوں میں بچوں اور خاندانوں کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری شراکت داروں کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ پاکستان میں یونیسیف کے نمائندے عبداللہ فادِل نے کہا کہ جب آفات آتی ہیں تو بچے ہمیشہ سب سے زیادہ خطرے کا شکار ہوتے ہیں، سیلاب پہلے ہی بچوں اور خاندانوں کو تباہ کن نقصان پہنچا چکا ہے اور صورت حال مزید خراب ہوسکتی ہے۔ یونیسیف، حکومت اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ متاثرہ بچوں کو جلد از جلد ضروری مدد مل جائے۔ بیان میں کہا گیا کہ متاثرہ علاقوں میں پانی کے نظام کو 30 فیصد نقصان پہنچنے کا اندازہ لگایا گیا ہے، جس سے لوگوں کے کھلے مقام پر رفع حاجت کرنے اور غیر محفوظ پانی پینے کے ساتھ بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسہال اور پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں، سانس کے انفیکشن اور جلد کی بیماریوں کے کیسز پہلے ہی رپورٹ ہو رہے ہیں جو زیادہ خطرات کی شکار آبادیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں 40 فیصد بچے جو دائمی طور پر کم غذائیت کا شکار تھے وہ اب مزید غذائی قلت کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ خطرناک انسانی صورت حال آنے والے دنوں اور ہفتوں میں مزید خراب ہونے کی توقع ہے کیونکہ پہلے سے زیرِ آب علاقوں میں اب بھی شدید بارشیں جاری ہیں۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کی ہنگامی اپیل کے ایک حصے کے طور پر یونیسیف 3 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کی اپیل کر رہا ہے جس کا مقصد آنے والے مہینوں میں بچوں اور خاندانوں تک زندگی بچانے والے طبی آلات، ضروری ادویات، ویکسینز، محفوظ ڈلیوری کٹس، پینے کے صاف پانی اور صفائی کی فراہمی، غذائیت کی فراہمی، عارضی تعلیمی مراکز اور سیکھنے کی کٹس سمیت دیگر مدد فراہم کرنا ہے۔ یونیسیف کے چلڈرن کلائمیٹ رسک انڈیکس (سی سی آر آئی) کے مطابق پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے لیے معروف ہے اور وہ ملک ہے جہاں بچوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے لیے 'انتہائی خطرے' کا شکار سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان سی سی آر آئی کی درجہ بندی والے 163 ممالک اور خطوں میں سے 14 ویں نمبر پر 'انتہائی بلند خطرے' کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیلاب سے تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو بھی کافی نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں کیونکہ 17 ہزار 566 اسکولوں کو نقصان پہنچا یا تباہ ہو گئے جس سے بچوں کی تعلیم کو مزید خطرہ لاحق ہے۔ خاص کر گزشتہ دو سال کی وبائی بیماری کے بعد اسکول کی بندش کے بعد بچوں کی تعلیم میں مزید خلل پڑنے کا خطرہ ہے، بالخصوص ان علاقوں میں جہاں ایک تہائی لڑکیاں اور لڑکے بحران سے پہلے ہی اسکول سے باہر تھے۔ (بشکریہ ڈان)

عمرکوٹ میں سیلاب کی صورتحال

عمرکوٹ عمرکوٹ میں بارش کا پانی ہرطرف سیلاب سمندر کا منظر پیش کر رہا ہے۔ مختلف گوٹھوں کو شہروں سے ملانے والی سڑکیں بھی زیرآب آ گئیں ہیں جس کی وجہ گوٹھوں اورشہروں کا رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ضلع عمرکوٹ کی کل اراضی 5608 اسکوائرکلومیٹر ہے جس میں 12408900 ایکڑ پکی زمین اور 632377 ایکڑ کچی زمین یعنی ریگستانی ہے جبکہ ضلع عمرکوٹ کی کل آبادی 1073146 ہے۔تحصیل وائز میں برسات برسنے کا ریکارڈ کچھ اس طرح ہے۔تحصیل عمرکوٹ میں 570 ملی میٹر کنری میں 644 ملی میٹر، سامارو میں 676 ملی میٹراورتحصیل پتھورو میں 337 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی۔مجموعی طور پر 88885 ایکڑوں پر تیار کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں۔ 60300 گھروں کونقصان پہنچا۔ 1135 مویشی مر گئے۔ضلع عمرکوٹ میں 04 افراد ہلاک اور 10 افرادزخمی ہوئے۔ضلع میں تقریبا چار لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ضلعی انتظامیہ کی طرف سے جاری کیئے گئے اعدادوشمار کے مطابق پی ڈی ایم اے نے 4600 خیمے، 700 مچھردانیاں 2500 راشن بیگ، 1000 ترپال، 2200 جیری کین اور 2000 جانوروں کی مچھردانیاں دی ہیں۔ضلع میں 32 امدادی کیمپوں میں 4923 متاثرین کورکھا گیا ہے۔عمرکوٹ شہر کے قریب وجوار میں ضلع میرپورخاص، بدین، سانگھڑ اور ٹنڈوالہیار اضلاع کے برسات متاثرین بھی ریت کے ٹیلوں پر اونچائی والی جگہ پر آباد ہوئے ہیں۔ضلع بھر میں برساتی پانی کی قدرتی گزرگاہوں پر قبضوں کی وجہ سے بھی آبادیاں متاثر ہوئیں۔زمینداروں نے اپنی زمینوں کا پانی سیم نالوں، کینال اور چھوٹی نہروں میں چھوڑا جو کہ گنجائش سے زیادہ تھا۔جس کی وجہ سے بھی سیم نالوں، کینالوں اور چھوٹے شہروں میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے۔

(اوکھومنروپ)

گیسٹرو کے پھیلاؤ پر قابو پانے کا مطالبہ

نوشہروفیروز نوشہروفیروزسمیت نواحی علاقوں میں گیسٹرو کا مرض وبائی صورت اختیار کرگیا، دومعصوم بہنوں سمیت تین بچے ہلاک، درجنوں بچے گیسٹرو میں مبتلا ہوگئے۔ 20 سے زائد ٹیمیں پانچوں تعلقوں میں کام کررہی ہیں، ڈی ایچ او ڈاکٹر اسداللہ کلہوڑو۔تفصیلات کے مطابق نوشہروفیروزسمیت نواحی علاقوں میں حالیہ بارشوں کے بعدگیسٹرو نے وبائی صورت اختیار کرلی ہے تین معصوم بچے ہلاک درجنوں بچے زندگی اورموت کی کشمش میں مبتلا۔نواحی بھریاسٹی کے نواحی گاؤں حبیب اللہ بروھی میں دوسگی بہنیں محمد مراد بروھی کی دومعصوم بچیاں چارسالہ علیماء تین سال کی وجیھا ولد محمد مراد بروھی جبکہ گاؤں جاڑوخان سولنگی میں آٹھ سالہ معصوم بچہ عاقب گیسٹرو میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوگئے ہیں جبکہ مختلف دیہاتوں حبیب اللہ بروھی، جاڑوخان سولنگی، یارمحمد بروھی، دیلاورخان سولنگی، محمد صالح بروھی چاہین منول سمیت دیگر میں 200 سے زائد معصوم بچے ہدایت اللہ بروھی جمیلاں بروھی مریم بروھی ایمن بروھی تاج محمد بروھی، رسول بخش سولنگی، مرک، سندوھوں، لائباء، فردوس، زویا، سین، سومیا، رابعیہ شہباز، مہتاب، سمیر، جاوید، زاہد، حزب اللہ سولنگی سمیت مردعورتیں وں سمیت گیسٹرو کے مرض میں مبتلا ہوکر زیرے اعلاج ہیں متاثرین نے حکومت سندھ محکمہ صحت ڈی ایچ او نوشہروفیروز سے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں ڈاکٹروں کی سرکاری ٹیمیں روانہ کی جائیں تاکہ مزید بچوں کی جانیں بچائی جاسکے۔رابطہ کرنے پرڈی ایچ او ڈاکٹر اسداللہ کلہوڑو نے بتایا ہے کہ ضلع نوشہروفیروز کے پانچوں تعلقوں میں 20 سے زائد ڈاکٹروں کی ٹیمیں گیسٹرو کے مرض پر کنٹرول کرنے کے لئے متاثرہ علاقوں میں کام کر رہی ہیں اور مبتلا مریضوں کو ادویات فراہم کر رہے ہیں۔

(الطاف حسین قاسمی)

مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر زور

بہاولپور پہلی بار 2009 میں صدر پاکستان نے یہ دن مخصوص کیا تھا۔ پاکستان کے آئین میں مذہب کی آزادی اور اقلیتوں اور انکے املاک کی تکریم کو قانونی شکل دی گئی ہے۔ پاکستان بلا کسی ذات پات، رنگ ونسل، مزہب کی تفریق کے ہم سب کا ہے۔بانی پاکستان نے ایسے پاکستان کی بنیاد رکھی جس میں اکثریت واقلیت کے حقوق برابر ہیں یہی وجہ ہے کہ تمام اقلیتیں پاکستان کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ایچ آر سی پی کے قیام کی بڑی وجہ پسماندہ طبقات کے حقوق کا تحفظ ہیاور کور گروپس کے ذریعے ان کمزور اور پسے ہوئے طبقات کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ آگاہی بھی دی گئی جس سے ایچ آر سی پی کے وقار میں اضافہ ہوا۔ساتھیوآج ملک میں دوبارہ مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی اشد ضرورت ہے اس لیے زمہ داران سے اپیل ہے کہ کورگروپس دوبارہ فعال کئے جائیں تاکہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

(خواجہ اسداللہ)

لیڈی ہیلتھ ورکرز نے بطوراحتجاج ہڑتال

اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ کے مختلف بنیادی مراکز صحت اور اسپتالوں میں تعینات لیڈی ہیلتھ ورکرز نے بطوراحتجاج ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ضلع اوکاڑہ سے تعلق رکھنے والی ایل ایچ ویز نے اپنے مطالبات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں بنیادی سکیل 14 نہ دینا ناانصافی ہے۔ایل ایچ ویز کی تنزلی بند کی جائے۔رسک الاونس میس الاونس سمیت دیگر مراعات دی جائیں۔ہمارے مطالبات تسلیم نہ ہوئے تواحتجاج جاری رہے گا۔ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سی او ہیلتھ نے احتجاجی ایل ایچ ویز سے مذاکرات کیے۔انہوں نے کہا کہ ایل ایچ ویز کے جائز مطالبات کے لیے اعلیٰ ہیلتھ حکام کو لکھ کر بھجوادیا ہے۔ایل ایچ ویز سے کسی قسم کی ناانصافی نہیں ہوگی۔ (اصغر حسین حماد)

خاتون کی بوری بند نعش برآمد

پشاور چمکنی نہر سے 50 سالہ خاتون کی بھی بوری بند نعش برآمد کرل گئی جس کی شناخت نہ ہوسکی۔ کیے بعد دیگرے خواتین کی ملنے والی بوری بند نعشوں نے کئی سوالات کو جنم دیدیا، جس پر فوری طور پر موقع پر پہنچ کر اور نعش نکال کر پوسٹ مارٹم کیلئے مردہ خانہ منتقل کردی جس کی شناخت نہ ہوسکی۔ (نامہ نگار)

بڑھتی ہوئی عدم برداشت نے ایک اور جان لے لی

میانوالی سوشل میڈیا پر سیاسی بحث میں قوت برداشت کے خاتمہ کے کلچر کے نتیجہ میں نوجوان قتل۔تفصیلات کے مطابق ڈھوک غزن تھانہ چکڑالہ ضلع میانوالی میں کلیم اللہ کو ساجد محمود نے وٹس ایپ پر سیاسی بحث میں تلخی پیدا ہونے کی وجہ سے قاتل کر دیا وقوعہ والے روز کلیم اللہ اپنی تیل انجنی پر موجود تھا کہ ساجد محمود موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آیا اور آتے ہی للکار کہ 'میں تجھ کو مزا چکھتا ہوں وٹس ایپ پر بدمعاشی کرنے کا' اور پستول سے فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں کلیم اللہ شدید زخمی ہوگیا ساجد محمود موقع سے فرار ہوگیا۔کلیم اللہ کو سول ہسپتال میانوالی پہنچایا گیا جو کہ دوران علاج خون زیادہ بہا جانے کی وجہ دم توڑ گیا۔کلیم اللہ اور ساجد محمود کے والدین آپس میں کزن ہیں۔پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے اور تفتیش شروع کر دی۔

(محمد رفیق)

امن: عیدک، شمالی وزیرستان میں بیٹھے دھرنا کے شرکاء کا واحد مطالبہ

شمالی وزیرستان شمالی وزیرستان کے علاقہ عیدک میں جولائی کے دوسرے عشرے کے اواخر سے اتمانزئی قبائل کا دھرنا جاری ہے، جبکہ قبائل نے احتجاج کا دائرہ کار مزید بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔ جرگہ کے سربراہ ملک رب نواز کے مطابق، علاقے میں مجموعی طور پر 8 مقامات پر سڑکیں بند کی جائیں گی۔ علاقہ کھجوری گیٹ کے قریب سڑک کو قریبی رہائش پذیر دیہات کے اقوام سڑکیں بند کریں گے۔ سپین وام اور شیوہ کے قبائل اپنے علاقے میں سپین وام چوک اور تودہ چینہ کے مقام پر روڈ بند کریں گے۔ مداخیل اور منظر خیل کے اقوام محمد خیل کے مقام پر روڈ بند کریں گے۔ میرانشاہ، درپہ خیل اور سیدگی اقوام غلام خان روڈ پر دھرنا دے کر اسے بند کریں گے۔ خسو خیل، موسکی، اپی، حید رخیل اور میر علی اقوام خیسو رشریف روڈ کو اور دوہ سڑک کے مقام پر بند کر دیں گے۔ عیدک، خدی زیرکی اور حکیم خیل، مبارک شاہی، تپی اور نورک بوراخیل کے قبائل عیدک کے مقام پر پہلے سے بند روڈ مکمل طور پر بند رکھیں گے۔ اور رزمک روڈ شانڈوری کے مقام پر ملحقہ قبائل یعنی وہاں کے باشندگان سڑک بند کرنے کے فرائض انجام دیں گے۔

مظاہرین کے مطالبات

اتمانزئی قبائل کا پہلا اور اہم مطالبہ علاقے میں قیام امن ہے۔ منگل کے روز خیبر پختونخوا اسمبلی میں ایم پی اے میر کلام وزیر نے عیدک میں اتمانزئی قبائل کے دھرنے کے حوالے سے ایوان کو بتایا کہ گزشتہ دو ہفتوں سے شمالی وزیرستان کے قبائل سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں، تمام سرکاری دفاتر اور سرکاری امور کا بائیکاٹ کیا گیا ہے تاہم ابھی تک خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے ان قبائل کے ساتھ کسی نے رابطہ تک نہیں کیا۔

چار سال میں 480 افراد کی ٹارگٹ کلنگ

میر کلام وزیر کے مطابق 2018ء سے اب تک شمالی وزیرستان میں 480 افراد کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے لیکن ابھی تک ایک بھی قاتل یا ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ شمالی وزیرستان میں آپریشنز کے بعد حکومت نے امن کی بحالی کا اعلان کیا تو شہری اپنے علاقوں میں واپس آ گئے تاہم اب ٹارگٹ کلنگ سے حالات خراب ہونے لگے ہیں، شمالی وزیرستان میں اس وقت غیر یقینی صورتحال ہے۔ لوگ ایک مرتبہ پھر نقل مکانی کا سوچ رہے ہیں۔ شمالی وزیرستان میں کاروبار تباہ ہے، افغانستان کے ساتھ تجارت کے تمام راستے بند ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مظاہرین کا دوسرا مطالبہ ہے شمالی وزیرستان سے نکلنے ہونے والی گیس میں مقامی لوگوں کا جائز حصہ دیا جائے۔ مقامی آبادی کو گیس کی سہولت فراہم کی جائے لیکن گیس کو ملک کے دیگر حصوں تک لے جانے کے لئے پائپ لائن بچھائی جا رہی ہے اور مقامی قبائل کو گیس کے حوالے سے کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ ایم پی اے میر کلام کے مطابق شمالی وزیرستان میں جاری دھرنے میں ایک مطالبہ یہ بھی کیا جا رہا ہے کہ آپریشن ضرب عضب کے متاثرین کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے انہیں پورا کیا جائے۔ اس کے علاوہ افغانستان کے ساتھ غلام خان بارڈر کے راستے تجارت کو کسٹم فری کیا جائے کیونکہ

انضمام کے وقت وعدہ کیا گیا تھا کہ ضم شدہ اضلاع پانچ سال تک محصولات سے آزاد ہوں گے۔ خیبر پختونخوا اسمبلی میں شمالی وزیرستان سے تعلق رکھنے والے صوبائی وزیر اقبال وزیر نے جواب میں کہا کہ قبائلی اضلاع میں مجموعی طور پر امن بحال ہو چکا ہے، شمالی وزیرستان میں جتنا امن فاٹا انضمام کے بعد قائم ہوا ہے پہلے نہیں تھا، شمالی وزیرستان میں ترقیاتی منصوبے شروع ہو چکے ہیں جو پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پر اقبال وزیر کی جانب سے کوئی واضح بات نہیں کی گئی تاہم انہوں نے امن کو مثالی قرار دیا۔

سال 2022 میں بھی ٹارگٹ کلنگ جاری

ڈپٹی کمشنر شمالی وزیرستان نے کہا ہے کہ سال 2022 میں شمالی وزیرستان میں ٹارگٹ کلنگ اور قتل وغارت کے 63 واقعات ہوئے ہیں جبکہ 105 ٹارگٹ کلرز، دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پاک فوج نے مختلف آپریشنز کے دوران قتل کر دیا اور 204 کو گرفتار بھی کیا۔ میرانشاہ میں کمانڈنٹ ٹوچی سکاؤٹس اور ڈی پی او کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے تسلیم کیا کہ علاقے میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے جس سے یہاں کے عوام کی زندگیاں اجیرن ہو چکی ہے تاہم حکومت نے قیام امن کے سلسلے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کاوشوں اور آپریشنز کے دوران 42 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا، حال ہی میں قاری سمیع الدین اور دیگر نوجوانوں کی ٹارگٹ کلنگ میں ملوث پانچ ٹارگٹ کلرز کو مقامی انتظامیہ، پاک فوج اور پولیس نے گرفتار کر کے بے نقاب کیا جو ٹارگٹ کلنگ کے مختلف واقعات میں ملوث تھے جن کی مدد سے دیگر ٹارگٹ کلرز اور گروپوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے اور بہت جلد ان تمام عناصر کو قانون کی گرفت میں لایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان افراد کا بنیادی مقصد موجودہ امن مذاکرات کی ناکامی اور عوام اور حکومت کے مابین بداعتمادی پیدا کرنا ہے تاہم حکومتی ادارے ان کے مذموم عزائم کو کسی طور کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ دوسری جانب ڈی پی او شمالی وزیرستان فرحان خان نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ 63 واقعات میں سے 30 واقعات ذاتی دشمنی جبکہ چار واقعات غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں رونما ہوئے ہیں۔

(مسعود شاہ)

تباہ شدہ سکول دوبارہ تعمیر نہ ہوسکے، ہزاروں بچے متاثر

خیبر ہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن پر رہنے والے قبائلی ضلع خیبر میں انفراسٹرکچر کی بحالی کئی سال گزرنے کے باوجود نہ ہوسکی۔ محکمہ تعلیم کے تباہ شدہ سکول تا حال بحالی کے لیے حکومت کا منہ تک رہے ہیں۔ خیبر میں دہشت گردی کے دوران 99 سکولوں کو نشانہ بنایا گیا جن میں 83 سکولز مکمل تباہ ہوئے اور 16 سکولوں کو جزوی نقصان پہنچا ان میں 78 پرائمری سکول، 10 مڈل اور 11 ہائی سکولز شامل تھے۔ خیبر میں لڑکیوں کے سکولز پہلے ہی کم ہیں مگر دہشت گردی کے خلاف جنگ میں لڑکیوں کے 43 سکول تباہ ہوئے جبکہ لڑکوں کے 56 سکول غیر فعال ہیں۔ خیبر کی تین تحصیلوں میں تعلیم کے شعبے میں سب سے زیادہ باڑہ سب ڈویژن متاثر ہوا جہاں 74 سکولز تباہ ہوئے۔ جمرود میں 14 اور لنڈی کوتل میں 11 سکولوں کی عمارتیں زمین بوس ہوئیں۔ چین کی مدد سے 50 سکولوں کی بحالی کا کام شروع کیا گیا تاہم نامعلوم وجوہات کی بنا پر امداد روک دی گئی ہے اور سکولوں کی تکمیل تا حال نہ ہوسکی۔ 49 سکولز ایسے ہیں جہاں پر تعمیراتی کام شروع ہی نہیں ہوسکا۔ ذرائع کے مطابق لڑکیوں کے جو سکول تباہ ہوئے ہیں وہاں اکثریتی علاقوں میں قریبی سکول نہ ہونے کے باعث بچیاں ابتدائی تعلیم سے بھی محروم ہیں۔ بعض علاقوں میں ٹینٹ سکول قائم کئے گئے ہیں جہاں موسم کی شدت کے باعث بچوں اور بچیوں کو پڑھنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مناسب انتظامات نہ ہونے کے باعث دو نسلیں تعلیم کے بغیر جوان ہو گئیں۔ قبائلی اضلاع کے انضمام کے بعد صوبائی حکومت کی جانب سے ان سکولوں کی دوبارہ تعمیر کیلئے کوشش تو ضرور کی گئی مگر تا حال کام شروع نہ ہوسکا۔ اس بارے میں علاقہ میں قائم خدمت خلق کمیٹی کے صدر شیخ گل آفریدی اور انچارج ایجوکیشن کمیٹی جاوید خان آفریدی چیئرمین ویلیج کونسل سپین قمبر سے بات کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ باڑہ کے سرکاری سکولوں کے بچے نیا تعلیمی سال بھی خیموں میں شروع کرنے پر مجبور ہیں۔

(مسعود شاہ)

بجلی کے بلوں میں اضافے پر کسانوں کا احتجاج

اوکاڑہ ایس ڈی او لیسکو واپڈا آفس بصیر پور کے سامنے پاکستان کسان اتحاد سے تعلق رکھنے والے درجنوں کسانوں نے زرعی ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بلز پر ناجائز ٹیکس کے نفاذ کیخلاف سے بھرپور احتجاج کیا انھوں نے بجلی کے بلز اپنے ہاتھوں میں آٹھ رکھے تھے اس موقع پر کسانوں نے اپنے مطالبات کے حق میں زبردست نعرے بازی بھی کی۔ میاں ظہیر منظور وٹو نے بتایا کہ زرعی ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بلز میں ناجائز ٹیکسوں کا نفاذ کسانوں کے ساتھ زیادتی ہے اگر بجلی کے بلز پر ناجائز ٹیکس ختم نہ کیا گیا تو 25 اگست کو اسلام آباد کا رخ کریں گے۔ احتجاج میں کسان اتحاد بصیر پور کے سٹی صدر سردار ابرار احمد، منڈی احمد آباد سے میاں تنویر احمد، میاں ندیم احمد خان وٹو، بصیر پور سے میاں قربان رسول کلاسن میاں ممتاز احمد کلاسن، میاں زاہد کلاسن اور دیگر کسانوں نے شرکت کی۔

(اصغر حسین حماد)

مجلس عزا پر مقدمہ کا اندراج قابل مذمت اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے

پاکپتن محرم الحرام کے دوران چار دیواری کے اندر ہونے والی مجلس عزاء پر مقدمہ درج کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور امتیازی سلوک ہے۔ اس طرح کے واقعات نا صرف پولیس کی بدنامی کا باعث ہیں بلکہ حکومت کے خلاف شعیانِ حیدر کرار میں غلط فہمی اور نفرت کا بھی باعث ہوتے ہیں۔ امسال محرم الحرام میں جس طرح امن وامان اور وقت کی پابندی۔ شیڈول کی پابندی امن کمیٹیوں اور والنٹرز کا تعاون نظر آیا اس قسم کے حالات پہلے پاکپتن شریف کی تاریخ میں کم ہی نظر آتے ہیں مگر تھانہ چک بیدی میں درج ہونے والے اس مقدمے کی وجہ سے اہل تشیع اور امن کمیٹی کے اراکین۔ ڈی پی او سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس ناجائز مقدمہ کا اخراج عمل میں لایا جاے۔ ہیومن رائیٹس کمیشن ساہیوال ڈویژن کے کور گروپ نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ مذہبی آزادی پر پاکستان میں کوئی پابندی نا ہے اور نا ہی اس قسم کا کوئی قانون موجود ہے کہ گھر کی چار دیواری میں ہونے والی مذہبی عبادت پر مقدمہ درج کیا جائے۔ ایچ آر سی پی کے لائف ممبر سید علمدار حسین شاہ نے ڈی پی او پاکپتن۔ ڈی آئی جی ساہیوال اور آئی جی پنجاب اور وزیراعلی پنجاب پرویز الہی سے مطالبہ کیا ہے کہ تھانہ چکبیدی میں درج ایف آئی آر کو فوری طور پر خارج کیا جائے۔

(علمدار حسین)

خواتین اساتذہ تنخواہوں کی وصولی سے محروم

نوشکی بلوچستان کمیونٹی ایجوکیشن سکولز کے خواتین اساتذہ کو 14 ماہ کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بھی تنخواہوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے انتہائی مشکلات اور مالی مصائب سے دوچار کردیا ہے خواتین اساتذہ نے تین ماہ قبل پریس کلب کے سامنے اپنے تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج کیا لیکن ہنوز کوئی پیش رفت نظر نہیں آرہی ہے بلوچستان ایجوکیشن کمیونٹی اسکول کے اساتذہ گزشتہ 18 برسوں سے انتہائی قلیل تنخواہ پر اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہی ہے طویل عرصے گزرنے کے باوجود بھی اساتذہ کو مستقل نہ کرنا خواتین اساتذہ کے ساتھ سراسر ظلم زیادتی اور ناانصافی کے مترادف ہے تاخیر کی وجہ سے اکثر استاتذہ کی ملازمت کی بالائی عمر گزر چکی ہے دیگر صوبوں نے اس پروجیکٹ میں خدمات سرانجام دینے والے اساتذہ کو مستقل کردیا ہے لیکن حکومت بلوچستان کی عدم توجہی باعث تشویش ہے بلوچستان ایجوکیشن کمیونٹی اسکول کے اساتذہ کی ترجیحی بنیادوں پر 14 ماہ کے تنخواہوں کی ادائیگی اور انھیں ریگولر کرنے کے احکامات جاری کرکے اساتذہ کے مالی مشکلات کا ازالہ اور بے چینی کا ازالہ کیا جائے۔ اس منہگائی کے دوران میں 14 ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی ملازمین کے معاشی قتل کے مترادف ہے۔

(محمد سعید بلوچ)

نوجوان کی تشدد زدہ لاش برآمد

نوشہرو فیروز نواحی علاقہ دریاخان مری گندے نالے سے نوجوان کی تشدد زدہ لاش برآمد۔ پولیس نے شک کی بناہ پر خاتون سمیت تین افراد کو گرفتار کرلیا۔ واقعہ کی تفتیش جاری اصل حقائق جلد سامنے لائیں گے۔ پولیس تفصیلات کے مطابق نواحی علاقہ دریاخان مری کے وارڈ نمبر تین چاندنی چوک ندو وسطی مسجد کے قریب گندے نالے میں اہلے علاقہ نے لاش دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی جس پر پولیس نے پہنچ کر لاش کو نالے سے نکالا اور اسپتال منتقل کردیا، جہاں پر متوفی کی شناخت مزکورہ کے رہائشی 25 سالہ نوجوان دلنواز عرف سونو ولد اکبر وریاہ کے نام سے ہوئی ہے۔ پولیس زرائع کے مطابق متوفی کو سخت تشدد کے بعد قتل کیا گیا ہے جبکہ پولیس نے واقع سے کچھ دور ایک مکان کی تلاشی لی تو چھت سے خون کے نشان ملے ہیں جس پر پولیس نے شک کی بناہ پر ایک خاتون سمیت تین افراد کو حراست میں لے لیا ہے اور تفتیش شروع کردی ہے پولیس کے مطابق واقع کے اصل حقائق جلد سامنے لائیں گے۔

(الطاف حسین قاسمی)

☆انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے واقعات کی رپورٹ

1-وقوعہ کیا تھا:					
2-وقوعہ کب ہوا؟	سال	مہینہ	تاریخ		
3-وقوعہ کہاں ہوا؟	گاؤں	محلّہ			
	ڈاک خانہ	تحصیل وضلع			
4- کیا وقوعہ کا مقامی رسم ورواج سے تعلق ہے	ہاں	نہیں			
5-وقوعہ کیسے ہوا؟(مختصر تفصیل)					
6-وقوعہ کا ماضی کے کسی دوسرے واقعہ سے تعلق اور اس کی مختصر تفصیل					
7-وقوعہ کا شکار ہونے والے کے کوائف	نام	ولد/زوجہ	پیشہ		
8-وقوعہ سے متاثر ہونے والے کے معاشی/سماجی حیثیت	بچہ/بچی	عورت/مرد	غریب/ان پڑھ	بوڑھا/بوڑھی	بیمار
	مخالف سیاسی کارکن	سماجی کارکن	اقلیتی فرقے کا رکن	دیگر (تخصیص کریں)	

9-وقوعہ میں ملوث اشخاص کے کوائف:	نام	ولدیت/زوجیت	عہدہ	پیشہ
	-1			
	-2			
	-3			

10-وقوعہ کے ذمہ دار فرد/افراد کی معاشی/سماجی حیثیت	بڑا جاگیردار/زمیندار/بہت امیر آدمی	متوسط طبقے سے/غریب آدمی	بااثر صلاحیت/سیاسی اثر ورسوخ

11-وقوعہ کی پشت پناہی کرنے والے عناصر کے کوائف	نام اور ولدیت	عہدہ	پیشہ	پارٹی/ادارہ
	-1			
	-2			
	-3			

12-وقوعہ سے متعلقہ فریقین گواہان وغیر جانبدار افراد کے کوائف وموقف

وقوعہ سے تعلق	نام اور ولدیت	وقوعہ سے متاثر ہونے والے کے ساتھ تعلق/رشتہ داری	عہدہ	موقف
واقعہ سے متاثر				
واقعہ کا ذمہ دار				
چشم دید گواہ				
غیر جانبدار/پڑوسی				

13-اس قسم کے واقعات علاقہ میں کس قدر ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں	بہت زیادہ	اکثر اوقات	کبھی کبھار	کبھی نہیں
14-اس قسم کے واقعات اندازاً کتنی تعداد میں ہوتے ہیں	روزانہ	ماہانہ	سالانہ	
15-وقوعہ کے بارے میں HRCP نامہ نگار/اس کے ساتھ چھان بین کرنے والے/والوں کی رائے				
رپورٹ بھیجنے والے کے کوائف:	نام	پتہ: گاؤں/محلّہ	شہر/ضلع	

انسانی حقوق کے عالمی منشور کی کس شق کی خلاف ورزی ہوئی؟

دستخط: ....

تاریخ: ....

نوٹ: اگر تفصیلات فارم پر نہ آسکیں تو نمبر لکھ کر سادے کاغذ پر تفصیل درج کریں

☆تمام ساتھی جو انسانی حقوق کے حوالے سے رپورٹیں بھیجتے ہیں آئندہ اس فارم کی فوٹو کاپی پر کوائف پُر کر کے بھیجیں

Human Rights Commission of Pakistan

جہدِ حق

HRCP

پبلشر: ندیم فاضل: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

”ایوان جمہور“ 107۔ ٹیپو بلاک، نیوگارڈن ٹائون، لاہور

فون : 35838341-35864994 فیکس : 35883582

ای میل hrcp@hrcp-web.org ویب سائٹ : www.hrcp-web.org

پرنٹر : مکتبہ جدیدپریس، 14ایمپرس، لاہور Registered No. LRL-15